

## 4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں مالی اظہاریوں نے اپنی کووڈ سے قبل کی راہ پھر سے اختیار کر لی، چونکہ معاشی سرگرمیوں کی بحالی کے ساتھ ہی ٹیکس وصولیوں میں بہتری آئی، اور حکومت نے صحت اور سماجی تحفظ پر اپنے بحرانہ اخراجات میں کمی کا آغاز کر دیا۔ نتیجتاً، گذشتہ سہ ماہی میں خسارہ درج کرنے کے بعد بنیادی توازن دوبارہ فاضل میں بدل گیا، اور مجموعی مالی خسارے کا حجم بھی سہ ماہی بہ سہ ماہی بنیاد پر سکڑ گیا۔ تاہم، بلند سودی ادائیگیوں اور صوبائی ترقیاتی اخراجات کے ساتھ ساتھ نان ٹیکس محاصل میں تیزی سے کمی کی وجہ سے گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں مالیاتی صورت حال کمزور رہی۔ اس کے نتیجے میں، دوران سہ ماہی سرکاری قرضوں کا ذخیرہ مزید بڑھ گیا؛ اگرچہ، سرکاری قرض جمع کرنے کی رفتار مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں کافی محدود تھی، جو بنیادی طور پر بینکاری نظام میں حکومت کے افزوں ڈپازٹس کے ہست حجم کی وجہ سے ہے۔ نیز، ملکی قرضہ منڈی میں نئے طویل مدتی آلات متعارف کروائے جانے کے بعد، حکومت سرکاری قرضوں کے خاکہ عرصیت کو بڑھانے کی اہل تھی۔ مزید برآں، جاری کہانے میں فاضل، قرضہ واپسی کے تعطل کے اقدام (ڈی ایس ایس آئی) کے تحت قرض میں سہولت اور کثیر فریقی ذرائع سے دستیاب فنڈنگ سے بیرونی قرضوں کے انتظام پر دباؤ کم ہوا۔

### 4.1 مالی اظہاریے

#### کووڈ وبا کی پہلی لہر کے لاک ڈاؤن کے بعد بہتری

اگرچہ، گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں، نان ٹیکس محصولات میں تیز رفتاری اور صوبائی حکومتوں کے ترقیاتی اخراجات میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بنیادی زرف فاضل 9.9 فیصد کم رہا۔ مالیاتی کھاتوں میں اضافی تناؤ؛ سودی اخراجات میں 29.8 فیصد نمو سے ہوا کیونکہ طویل مدتی آلات کے لیے بھاری کاپن ادائیگیوں کے ساتھ ساتھ 12 ماہی آلات واجب الادا ہو گئے۔ اس کے نتیجے میں، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی مالی خسارے میں گذشتہ برس کے مقابلے میں تقریباً 70 فیصد اضافہ درج کیا گیا (جو سال کے لیے ہدفی جی ڈی پی کا 1.1 فیصد ہو گیا)۔ تاہم، ان پیش رفتوں کو گذشتہ برس کی مالیاتی پالیسی میں تبدیلی کے تناظر میں دیکھنا چاہیے؛ جبکہ خسارے میں کمی بجٹ مالی سال 20ء کا بنیادی ہدف تھی جس نے ٹیکسوں میں اضافے اور اخراجات پر قابو پانے کے متعدد اقدامات، کمزور زمروں کے لیے امداد کی فراہمی اور نمو کی سپورٹ نے بجٹ مالی سال 21ء کے وسیع حدود کو متعین کیا۔

#### استحکامی بجٹ سے امدادی بجٹ میں تبدیلی

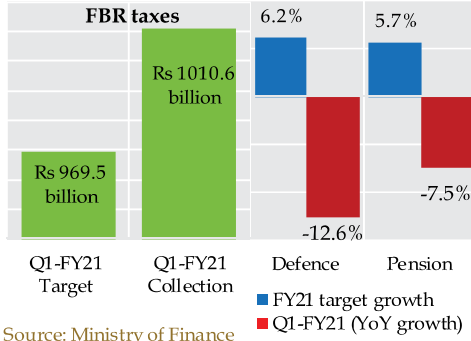
مالی سال 21ء کے لیے مالیاتی پالیسی کا مقصد خسارے اور سرکاری قرضوں کی سطح کو محدود کرنے اور کووڈ سے متعلق اخراجات کے انتظام کے درمیان ایک دشوار

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی لاک ڈاؤن میں نرمی سے مالی اظہاریے اپنے کووڈ سے پہلے کے رجحانات کی طرف پلٹنا شروع ہو گئے۔ معاشی سرگرمیوں کے دوبارہ آغاز کے ساتھ ہی ٹیکس وصولی میں اضافہ ہوا، صحت کی سہولیات میں اضافے کے لیے بحرانی اخراجات (طبی آلات اور ٹیسٹنگ کٹس کی خریداری) اور سماجی تحفظ میں کمی آئی کیونکہ ملک میں انفیکشن کی تعداد کم ہو گئی۔ نتیجتاً حالیہ غیر سودی اخراجات میں ہونے والی کمی (سہ ماہی بہ سہ ماہی بنیاد پر) نے ترقیاتی اخراجات میں اضافے کے اثر کو زائل کر دیا، جس کو وفاقی اور صوبائی حکومتوں دونوں نے معاشی بحالی کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے انتہائی اہم سمجھا۔ اس کے نتیجے میں، حکومت نے مالی سال 20ء کی پہلی 3 سہ ماہیوں کی مستقیم رفتار کو جزوی طور پر دوبارہ حاصل کر لیا، اور گذشتہ سہ ماہی میں درج کیے گئے خسارے کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بھرپور بنیادی فاضل درج کیا گیا۔ مزید یہ کہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی مالی خسارہ مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں درج شدہ خسارے کا صرف ایک چوتھائی تھا۔<sup>1</sup>

<sup>1</sup> مالیاتی خسارے کے سہ ماہی وار جمع ہونے میں موسمی عنصر موجود ہے، کیونکہ چوتھی سہ ماہی میں زیادہ تر بلند خسارے کا رجحان ہوتا ہے۔ تاہم، مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں خسارے میں 29.9 فیصد کمی آئی سہ ماہی کے لیے گذشتہ 5 برسوں (مالی سال 16ء تا 20ء) کی 104.0 فیصد کی اوسط کمی سے دوگنا سے بھی زیادہ تھی۔

خسارے کے مقابلے میں، حکومت نے پہلی سہ ماہی کے دوران بنیادی فاضل درج کیا۔ اس کارکردگی کی بنیادی وجہ ایف بی آر ٹیکس وصولی (سہ ماہی ہدف کے مقابلے میں 4.2 فیصد زائد) تھی، جس نے نان ٹیکس محصولات میں متوقع کمی کو جزوی طور پر زائل کر دیا، یہ اسٹیٹ بینک کے منافع کے ساتھ ساتھ پی ٹی اے کی جانب سے لائسنس فیس کی ایک بارگی وصولی کی وجہ سے گذشتہ برس غیر معمولی طور پر مضبوطی سے بڑھے تھے۔ اخراجات کے ضمن میں، حکومت نے اپنے غیر سودی اخراجات، جیسے پینشن اور دفاع میں بھی کمی کی، جو ان مدت کے پورے سال کے

#### شکل 4.1: مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بہتر مالیاتی کارکردگی



Source: Ministry of Finance

لیے بڑھانے جانے والے ہدفی اضافوں کے برعکس تھا (شکل 4.1)۔

مجموعی طور پر، اگرچہ مالیاتی خسارہ گذشتہ برس کی اسی مدت سے زیادہ ہے، تاہم مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں درج کیا گیا مالیاتی خسارہ پورے سال کے لیے سوچے گئے خسارے کا 15.2 فیصد تھا۔ گذشتہ 5 برسوں کے دوران، پورے سال کے خسارے میں پہلی سہ ماہی کی اوسط شرح اکت تقریباً 18.3 فیصد رہی ہے۔ قرض کی انتظامی حکمت عملی جو حکومت گذشتہ برس عمل میں لائی تھی، کے ساتھ ساتھ یہ کارکردگی قرضوں کی وصولیوں کو ایک منظم سطح پر رکھنے میں مددگار ثابت ہوئی۔

خاص طور پر، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بلند مالکاری ضروریات کے باوجود، سرکاری قرضوں میں اضافہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں درج کیے گئے اضافے کا تقریباً ایک تہائی تھا۔ یہ بہتری بنیادی طور پر حکومت کی طرف سے پست

توازن کو برقرار رکھنا تھا۔ معیشت کے لیے معاشی تحفظ اور نمو کے محرک کی مناسب فراہمی کے لیے بھی کوششیں کی گئیں۔ چنانچہ، محصول کی لحاظ سے، اگرچہ حکومت نے ٹیکس کے ان اقدامات کو برقرار رکھا جن کا اس نے گذشتہ برس اعلان کیا تھا، جیسے بعض شعبوں میں صفر شرح اور پست شرح کے نظاموں کا خاتمہ، تاہم اس نے ٹیکس اساس میں توسیع کے لیے اصلاحاتی ایجنڈے کو مزید آگے نہیں بڑھایا اور وصولیوں کو بڑھانے کے لیے اضافی اقدامات سے بھی گریز کیا (علاوہ موثر ایندھنوں پر پیٹرولیم لیوی میں اضافے، اور سگریٹ اور توانائی کے مشروبات کے لیے ایف ای ڈی کی شرح میں اضافہ)۔ اس کے بجائے، حکومت نے تعمیراتی صنعت کے لیے مراعات کا اعلان کیا اور برآمدات اور عمومی معاشی سرگرمیوں کی حمایت کے لیے متعدد صنعتی خام مال پر ٹیرف میں مراعات متعارف کروائیں۔

اسی طرح، اخراجات کے لحاظ سے، سماجی اخراجات کا تحفظ حکومت کی اولین ترجیح رہی۔ ٹڈیوں پر قابو پانے، اسپتالوں کی خدمات، اور آفات سے نمٹنے کے لیے بھی نمایاں انتظامات کیے گئے۔ مزید برآں، حکومت نے مالی سال 20ء کے حقیقی اخراجات کے مقابلے میں مالی سال 21ء کے لیے سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات کے لیے مختصر رقم بھی اضافہ کیا، بالخصوص ڈیپو / ہائیڈرو پاور، لاجسٹکس، اور محروم علاقوں کی ترقی سمیت انفراسٹرکچر کے منصوبوں کو تیز کرنے کے لیے۔ ان اخراجات کے حوالے سے مالیاتی گنجائش پیدا کرنے کے لیے حکومت نے بجلی اور پیٹرولیم پر غیر ہدفی اعانت کے لیے مختصر رقم کو کم کیا، اور سال کے لیے تنخواہوں اور پینشنوں کو معمولی طور پر محدود کیا۔

مجموعی طور پر، مالی سال 21ء کے لیے حکومت نے مالیاتی خسارے کا ہدف جی ڈی پی کا 7 فیصد مقرر کیا ہے، جو گذشتہ برس کے حقیقی خسارے (8.1 فیصد) سے کم ہے۔ بنیادی خسارے کے لیے، حکومت نے گذشتہ برس 1.8 فیصد کے حقیقی خسارے کے مقابلے میں جی ڈی پی کے 0.5 فیصد کا ہدف مقرر کیا ہے۔

#### مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی زائد کارکردگی اور قرض کی راہ

جب اہداف کے تناظر میں دیکھا جائے تو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالی شعبے نے مالیاتی طور پر زیادہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ پورے سال کے

وسائل (ایف بی آر ٹیکسوں 73.46 فیصد) پر مارک اپ ادائیگیوں کا وزن پہلے ہی بہت زیادہ ہے، اور اگر قرضوں کے جمع ہونے کو پائیدار طور پر محدود نہ رکھا گیا تو یہ سرکاری مالی انتظام پر مزید دباؤ ڈال سکتا ہے۔

اس تناظر میں، حکومت کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی وسط مدتی مالی حکمت عملی پر سختی سے عمل کرے جو ٹیکس کی بنیاد کو وسیع کرنے، معیشت میں غیر رسمیت کو کم کرنے، اور ٹیکس کے نظام کو آسان بنانے (جس میں مع دیگر اقدامات ٹیکس اساس اور صوبوں میں شرحوں کی ہم آہنگی اور ٹیکس میں چھوٹ کا خاتمہ شامل ہے) پر مرکوز ہے۔ موجودہ حالات میں، ایف بی آر کی ٹیکس اساس بالواسطہ ذرائع پر بہت زیادہ مرکوز ہے، جس میں درآمد اور توانائی سے متعلق وصولیاں غالب ہیں، جس سے محاصل کا دھارا کاروباری چکر اور بیرونی دھچکوں سے زدیہرہ جاتا ہے۔ مزید یہ کہ توانائی کے شعبوں میں جزوی مالیاتی دباؤ (گردشی قرضہ) اور دیگر سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں میں ہونے والے خسارے بھی فیصلہ کن پالیسی اقدامات کی ضمانت دیتے ہیں۔ سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (بشمول توانائی سے وابستہ اداروں) کے قرض نے پہلے ہی مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے اختتام پر جی ڈی پی کے 5.0 فیصد کو چھو لیا تھا، اور اس شعبے میں قابل یقین پیشرفت اب بھی باقی ہے۔

#### 4.2 وفاقی مالیاتی کھاتے

وفاقی مالیاتی کھاتوں پر بحث سے قبل یہ بتانا ضروری ہے کہ حکومت نے سرکاری مالی انتظامی اصلاحات کے ایک حصے کے طور پر مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی اعداد و شمار کے انکشاف میں متعدد تبدیلیاں متعارف کروائی ہیں۔ اگرچہ ری فنڈز کے برتاؤ کی رپورٹنگ کے ساتھ ساتھ قابل تقسیم پائل دونوں کے لحاظ سے متعدد مددات کی مختلف زمروں کے تحت دوبارہ درج بندی کی گئی ہے۔ ان تبدیلیوں کی تفصیلات باکس 4.1 میں پیش کی گئی ہیں۔

باکس 4.1 مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سرکاری مالی انتظام کے قواعد اور ڈیٹا کی نوردہ بندی کا نفاذ پاکستان میں سرکاری مالی انتظام (پی ایف ایم) ایکٹ 2019ء میں متعارف کرایا گیا تھا۔ پی ایف ایم ایکٹ متعارف کرانے کا بنیادی مقصد "بہتر گلی معاشی انتظام کے لیے مالیاتی پالیسی کی توضیح اور نفاذ میں بہتری کے نقطہ نظر سے سرکاری مالیات کے انتظام کو مضبوط بنانا، اس سے متعلق ادارہ جاتی ذمہ داریوں کو واضح کرنا، اور میزانیہ انتظام کو مستحکم کرنا تھا"۔

ڈپازٹس جمع کرنے کے اثرات کی عکاسی کرتی ہے۔ (مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے 174.2 ارب روپے کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.8 ٹریلین روپے)۔ حکومت کی قرض کی وسط مدتی حکمت عملی (2020-23ء) نے اسٹیٹ بینک کے (اجرائے ثنائی سمیت) اپنے صفر تازہ قرضوں کے عزم سے وابستگی کے تحت کیش بفر کی گردش کی اجازت دی۔<sup>2</sup> مزید برآں، ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے کی وجہ سے موجودہ قرضے کے اسٹاک پر ہونے والے نو قدر پینائی فوائد سے بھی قرضہ جمع ہونے کو محدود رکھنے میں مدد ملی۔

مزید برآں، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران عرصیت کا جزدان طویل ہونے، اجرائے ثنائی کے محدود خطرات، اور رعایتی بیرونی فنڈنگ کا حصہ بڑھنے سے سرکاری قرضوں کے مجموعی جزدان میں بھی بہتری آئی۔ حکومت نے یہ بنیادی طور پر ملکی قرضہ منڈی میں رواں منافعوں کے ساتھ طویل مدتی آلات متعارف کروانے کے ذریعے حاصل کیا، جس نے طویل مدتی وثیقوں میں سرمایہ کاری کو برقرار رکھنے میں مدد فراہم کی۔ مزید یہ کہ کمرشل قرض دہندگان سے غیر ملکی فنڈنگ کی طلب بہت رہی، کیونکہ جاری کھاتے میں حاصل ہونے والے زر فاضل اور ڈی ایس ایس آئی کے تحت جی 20 ممالک کو قرضوں کی واپسی میں نرمی بیرونی قرضوں کے انتظام پر دباؤ کو کم کرنے میں مدد گار رہی۔ اگرچہ، سرکاری قرضوں کی نو قیمت بندی کا خطرہ بلند سطح پر رہا۔

#### مالیاتی دشواریاں اور ضروری اصلاحات

ان بہتریوں کے باوجود، کووڈ کی سطح اور ممکنہ پالیسی ردوبدل کے لحاظ سے بہت زیادہ عدم یقینی برقرار رہی۔ اگرچہ حکومت نے بجٹ میں ہنگامی صورت حال کے خلاف کافی رسد مختص کی ہے، تاہم، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے رجحانات صوابدیدی اخراجات پر سخت کنٹرول کا مطالبہ کرتے ہیں۔ بالخصوص، محدود مالی

<sup>2</sup> وزارت خزانہ (2020ء) انتظام کی حکمت عملی (2019-2022ء)۔ اسلام آباد: ڈیٹ پالیسی کو آرڈینیشن آفس، وزارت خزانہ۔

گذشتہ برس حکومت نے پی ایس ڈی پی اخراجات کے طریقہ کار میں پی ایف ایم کے مطابق اہم تبدیلیاں متعارف کروائی تھیں۔ ان میں پلاننگ کمیشن کی بجائے متعلقہ وزارتوں یا ڈویژنوں میں ترقیاتی منصوبوں (خاص طور پر وہ جن کی بطور بنیادی منصوبہ درجہ بندی نہیں کی گئی تھی) پر عمل درآمد کی تفویض شامل تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ پی ایس ڈی پی کی منظوری کے معیارات کو بھی سہ ماہی بنیاد پر متعارف کرایا گیا تھا۔

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران، پی ایف ایم کے طریقہ کار کے نفاذ کے حوالے سے سب سے اہم پیشرفت مالیاتی کھاتوں کی دوبارہ ترتیب تھی۔ مقصد کی جانب سے سرکاری مالی انتظام (پی ایف ایم) ایکٹ (جس میں 30 جون 2020ء کو ترمیم کی گئی) کی منظوری، جس کی اطلاع وزارت خزانہ نے 29 جولائی 2020ء کو مشترکہ تھی، کے ذریعے یہ نو درجہ بندی کی گئی۔ اہم ترامیم میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

#### (1) فنانس ڈویژن کے ذریعے ٹیکس ری فنڈز

ماضی میں، کاروباری اداروں کو سبز ٹیکس کے ری فنڈز وفاق دفتر حاصل (ایف بی آر) کے ذریعے کیے جاتے تھے۔ تاہم، مالی سال 21ء سے یہ ری فنڈز وزارت خزانہ کے ذریعے کیے جائیں گے۔ ان ری فنڈز کو اب وفاق حکومت کے جاری اخراجات کے تحت "دیگر گرانٹس" کے عنوان کے تحت شامل کیا گیا ہے۔

#### (2) ری فنڈز کی قابل تقسیم پول سے کوئی

قبل ازیں، ٹیکس کے ری فنڈز کی ادائیگی پوری طرح وفاق حکومت کی ذمہ داری تھی۔ صوبہ وفاق ٹیکس میں 57.5 فیصد حصہ لینے کے باوجود ری فنڈز کی ادائیگی میں حصہ نہیں لے رہے تھے۔ لہذا، پی ایف ایم ایکٹ کے ذریعے قابل تقسیم پول سے ری فنڈز کی کوئی کی اجازت دی گئی۔

#### (3) وفاق ٹیکسوں (جن کی وصولی ایف بی آر نہیں کرتا) کی بطور نان ٹیکس حاصل درجہ بندی

وفاق وصولیاں، بشمول جی آئی ڈی سی، پیٹرولیم لیوی، قدرتی گیس کا ترقیاتی سرچارج اور کچھ دیگر وفاق وصولیاں (مع ہوائی اڈے کی فیس) پہلے وفاق ٹیکس کا حصہ تھے۔ ان کی اب نان ٹیکس حاصل کے تحت درجہ بندی کی گئی ہے۔

#### (4) پی ایف ایم کے مطابق سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات کی تقسیم

قبل ازیں فنانس ڈویژن کے زیر انتظام منصوبوں کی درجہ بندی اب پی ایس ڈی پی کے بجائے دیگر وفاق ترقیاتی اخراجات میں کی گئی ہے۔ ان میں سیکورٹی میں اضافے کے ساتھ ساتھ وزیراعظم آفس کے ترقیاتی اقدامات، بالخصوص وہ جو جو انوں کی ترقی اور مقامی طور پر بے گھر افراد (آئی ڈی بی) کی بحالی سے متعلق ہیں، کے حوالے سے اخراجات بھی شامل ہیں۔

#### (5) شماریاتی تفرق کی عکاسی کے لیے صوبائی اخراجات میں ردوبدل

پی ایف ایم اصلاحات سے قبل، صوبائی مالیاتی کھاتوں کے توازن میں ایک واضح تضاد پایا گیا: درجہ کردہ خسارہ / زرفاضل (صوبائی حکومتوں کے بینک کھاتوں میں موجود میزبانوں میں تخریک) صوبائی حاصل اور اخراجات میں فرق کے مساوی نہیں تھا۔ اب، اس تضاد کو واضح طور پر صوبائی اخراجات کے تحت شامل کیا گیا ہے۔

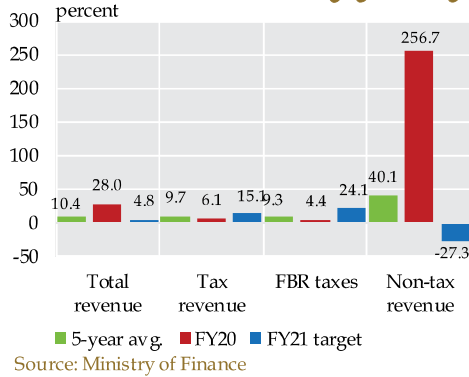
چنانچہ، وزارت خزانہ کی جانب سے مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے اعداد و شمار کے، خاص طور پر گذشتہ سال کی اسی مدت کے ساتھ موازنے کے لیے، محتاط جائزے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ جدول 4.1 متعلقہ برسوں میں درجہ بندی کے مطابق اعداد و شمار پیش کرتا ہے، تاہم اس کے ذیلی حصوں میں بتائے گئے اعداد و شمار میں کافی حد تک ردوبدل کی گئی ہے تاکہ برسوں کے لیے اس کا موازنہ کیا جاسکے۔ بہر حال، جہاں ضرورت ہو، مذکورہ رجحانات میں وضاحت لانے کے لیے اعداد و شمار کی درجہ بندی پر بات چیت کی جائے گی۔



**وفاقی محاصل**

معاشی سرگرمیوں میں متوقع اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے، مالی سال 21ء کے دوران حکومت کو محاصل کی وصولی میں سالانہ 4.8 فیصد نمو کی توقع ہے۔ یہ نمو ٹیکس محاصل سے حاصل ہونے کی توقع ہے کیونکہ ان کا ہدف 5 سال کی اوسط نمو سے بلند مقرر کیا گیا تھا (شکل 4.2)۔ تاہم، پی ٹی اے منافع کی ایک بارگی نوعیت، جس نے گزشتہ برس مجموعی ٹیکس محاصل کو بڑھا دیا، کی وجہ سے محاصل کی وصولی میں کافی مشکل پیش آنے کی توقع تھی۔ حالیہ پست شرح سود کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کے منافعوں کے پست رہنے کی بھی توقع تھی۔

**شکل 4.2: 4.2: محاصل میں نمو**



سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران، محاصل کی مجموعی وصولی میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں معمولی کمی دیکھی گئی۔ یہ کمی ٹیکس محصولات میں متوقع کمی کا نتیجہ تھی، جس نے سہ ماہی کے دوران ٹیکس وصولی میں بہتری کے اثر کو کافی سے زیادہ زائل کر دیا۔

**ایف بی آر ٹیکس**

کووڈ کے امکانات سے متعلق غیر یقینی صورت حال کے پیش نظر مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے لیے ایف بی آر ٹیکس وصولی (خالص ری فنڈز) کا پست ہدف مقرر کیا گیا تھا (شکل 4.3)۔

جدول 4.1: صوبائی مالیاتی کارروائیاں (سہ 1)

حقیقی		مالی سال 20ء %	مالی سال 21ء
الف۔ کل محاصل (2+1)	1,478.7	1,489.1	
اے۔ ٹیکس محاصل	1,122.4	1,142.9	
ایف بی آر ٹیکس	1,010.6	964.4	
ری فنڈز کی رو بہ دل <sup>^</sup>	40.0	0	
دیگر وفاقی ٹیکس	0	74.1	
بی۔ نان ٹیکس محاصل	356.3	346.1	
اسٹیٹ بینک کا منافع	105.0	185.0	
وفاقی ٹیکسوں سے نکلنے والے (ایف بی آر کے علاوہ)	149.5	0	
ب۔ مجموعی اخراجات (الف + ب + ج + د)	1,963.1	1,775.1	
اے۔ جاری اخراجات	1,812.6	1,582.2	
سودی ادائیگیاں	742.1	571.7	
غیر سودی اخراجات	1,070.5	1,010.5	
دفاع	224.5	242.6	
دیگر گورنمنٹس	108.3	68.9	
جس میں ری فنڈز <sup>^</sup>	40.0	0	
زرعانات	2.8	0	
بی۔ ترقیاتی اخراجات	164.5	142.5	
سی۔ سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں / صوبوں کو خالص قرض گاری	50.7	4.7	
ڈی۔ شریاتی تفرق	-64.7	45.8	
مالیاتی توازن (الف + ب)	-484.3	-286.0	
محاصل کا توازن <sup>***</sup>	-333.8	-93.1	
بنیادی توازن <sup>***</sup>	257.7	285.7	
ماکاری	484.3	286.0	
بیرونی ذرائع	161.4	166.5	
ملکی ذرائع	322.9	119.5	
بینک	230.8	-123.0	
نان بینک	92.1	242.5	

<sup>\*</sup> محولہ اعداد و شمار پرانے فارمیٹ پر مبنی ہیں۔ <sup>\*\*</sup> محاصل کا توازن وہ کل محاصل ہیں جس میں سے جاری اخراجات منہا کر دیے گئے ہیں۔ <sup>\*\*\*</sup> بنیادی توازن وہ مالیاتی توازن ہے، جس میں سودی ادائیگیاں شامل نہیں۔ <sup>^</sup> ملی ایف ایم ایکٹ 2019ء کے تحت اکاؤنٹنگ ٹریسٹ میں تبدیلیاں۔

**ملکی سبیلز ٹیکس وصولی میں اضافے کی وجہ اقتصادی بحالی کو قرار دیا گیا**

مجموعی لحاظ سے، ٹیکس کی شرحوں میں کسی نمایاں اضافے کے بغیر اور بلند ری فنڈز کے باوجود سبیلز ٹیکس (ملکی) میں 21.2 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس 41.3 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر برہتی ہوئی معاشی سرگرمی کی نمائندگی کرتا ہے جیسا کہ توانائی اور غیر توانائی اجزاء دونوں کی فروخت میں اضافے سے ظاہر ہوتا ہے (جدول 4.2 اور شکل 4.4)۔

جدول 4.2: ملکی ٹیکسوں کے اہم ذرائع (سہ 1)

ارب روپے، نمو فیصد میں

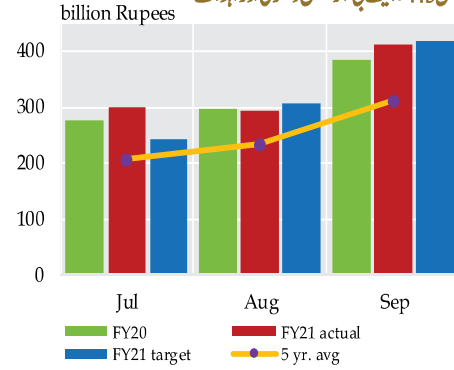
نمو	م س 20ء	م س 21ء	م س 20ء	م س 21ء
سیلز ٹیکس (خام)	21.2	41.3	242.6	200.2
سیلز ٹیکس (خالص)	7.9	29.9	198.7	184.1
سیلز ٹیکس ری فنڈز	169.3	--	43.9	16.3
توانائی سے متعلق جس میں	24.8	31.2	111.9	89.6
پیٹرولیم مصنوعات	13.0	23.0	74.0	65.5
برقی توانائی	56.9	60.3	37.8	24.1
ٹرانزجی جس میں	18.3	50.6	130.7	110.5
شعبہ ٹیکسٹائل	42.3	--	16.9	11.9
شکر	116.4	99.4	16.7	7.7
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	12.7	21.6	53.2	47.2
سینٹ	21.7	31.1	17.8	14.6
سگریٹس	61.2	9.1	18.8	11.6
مشروبات	18.8	19.1	8.5	7.2
مجموعی (خام)	19.6	37.0	295.7	247.3
مجموعی (خالص)	8.9	28.2	251.8	231.3

\* آئی پی بی سے وصولیوں بھی برقی توانائی میں شامل ہیں

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریویو

تاہم، جیسا کہ سامنے آیا، ان وصولیوں میں 3.9 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت 15.2 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس کارکردگی کی وجہ ملکی معیشت میں جلد بحالی؛ گزشتہ سہ ماہی کی رکی ہوئی وصولیوں؛ بلند قیمتوں کے اثرات (بجلی اور شکر) اور غیر قانونی تجارت پر کریک ڈاؤن کو قرار دیا جاسکتا ہے (ڈیزل اور سگریٹ)۔ دریں اثناء، دوران سہ ماہی درآمد سے متعلق قدر میں اضافے (پاکستانی روپے میں 6.2 فیصد سال بسال) کی وجہ سے درآمدات سے متعلق ٹیکسوں میں بھی معمولی بہتری دکھائی دی۔

شکل 4.3: ایف بی آر ٹیکس وصولی اور اہداف



Source: Federal Board of Revenue

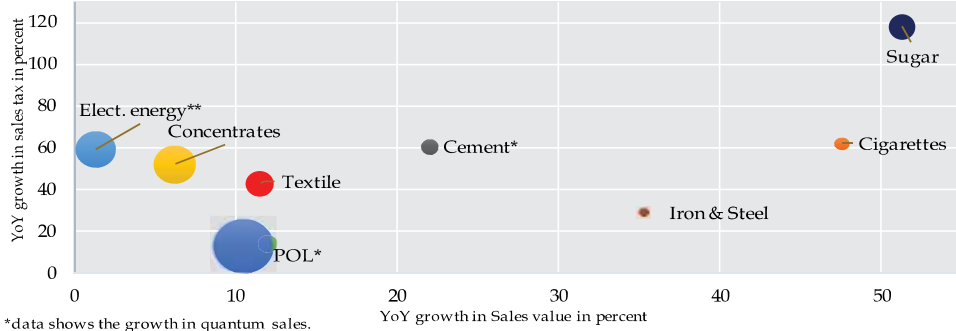
جولائی 2020ء میں، ایف بی آر نے اس مہینے اور گزشتہ برس کے اسی مہینے کے مقابلے میں اپنے ہدف سے نمایاں طور پر زائد وصولیاں کیں۔ یہ ممکنہ طور پر لاک ڈاؤن کے دوران آپریشنل رکاوٹوں کی وجہ سے گزشتہ برس کی ٹیکس وصولیوں میں تاخیر کی وجہ سے ہوا۔ اس سے اگست 2020ء کے مہینے میں سہارا ملا جب کراچی میں شدید بارشوں کی وجہ سے ٹیکس وصولی کو ایک دھچکا لگا۔ کراچی میں مقیم کلیکٹر ٹیکس وصول کنندگان نے ایف بی آر ٹیکسوں کا تقریباً 56 فیصد (گزشتہ 5 برسوں کی اوسط) جمع کیا۔<sup>3</sup>

<sup>3</sup> پانچ برسوں کی اوسط۔ ماخذ: ایف بی آر کی سالانہ رپورٹ 2018-19

ٹیکسٹائل ایک اور شعبہ تھا جس میں سہ ماہی کے دوران ٹیکس وصولیوں میں بہتری آئی۔ یہاں یہ یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ گذشتہ برس حکومت نے اس شعبے کے لیے صفر ریٹنگ (zero rating) کے نظام کو ختم کر دیا تھا، جس کی وجہ سے پہلی سہ ماہی کے دوران وصولیاں بڑھ کر 11.9 ارب روپے تک پہنچ گئی تھیں۔ اس سال، وصولیوں میں اور بھی بہتری آئی کیونکہ ٹیکسٹائل مصنوعات اور سوتی دھاگے کی ملکی فروخت کی مقداریں گذشتہ برس کے مقابلے میں بالترتیب 11.5 فیصد اور 8.5 فیصد بلند رہیں۔

توانائی کے اجزا میں، بیشتر اضافہ بجلی سے آیا۔ دوران سہ ماہی بجلی کے نرخوں میں ایندھن کی لاگت میں زبردستی اور دو بدل کے جزوی اثر کے ساتھ ساتھ بجلی کی پیداوار میں ہونے والے اضافے دونوں کی وجہ سے نمو ہوئی۔ پٹرولیم کے شعبے میں، ہائی اسپیڈ ڈیزل کی کھپت بنیادی مددگار رہی، جس نے قیمت کے منفی اثر کو زائل کر دیا۔ نیز، منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ایران سے ڈیزل کی غیر قانونی تجارت پر قابو پانے کی وجہ سے باضابطہ ایچ ایس ڈی کی کھپت میں اضافہ ہوا ہے، جس نے سیلز ٹیکس کی بلند وصولی میں حصہ لیا۔

شکل 4.4: مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران فروخت کی مالیت اور سیلز ٹیکس کی وصولی میں نمو



\*data shows the growth in quantum sales.  
\*\*growth in electricity generation.  
Note: Bubble size represents the share in total sales tax collection  
Source: Federal Board of Revenue

آخر، تعمیراتی شعبے کے لیے حکومت کی اعانت کے باعث ملک میں سینٹ کی مانگ میں نمایاں اضافہ ہوا۔ مقامی ترسیلات میں یہ نمواتی مضبوط تھی کہ اس نے ایف ای ڈی کی شرحوں میں کمی کے اثرات کو زائل کر دیا؛ نتیجتاً، گذشتہ برس کے مقابلے وصولیوں میں 21.7 فیصد نمو آئی۔<sup>4</sup>

#### درآمدات سے متعلق ٹیکسوں میں معمولی اضافہ ہوا

دوران سہ ماہی درآمدات میں 6.8 فیصد سال بسال نمو کے مقابلے میں، درآمدات سے متعلق ٹیکسوں کی وصولی میں 1.6 فیصد نمو کم دکھائی دیتی ہے۔ یہ نمو گذشتہ برس درج کی گئی نمو سے بھی خاصی پست ہے۔ اس کارکردگی بنیادی وجہ عالمی سطح پر

غیر توانائی اجزا میں شکر کا حصہ سب سے زیادہ رہا۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر سہ ماہی کے دوران شکر کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کی نمائندگی کرتا ہے (شہری مراکز میں 23.5 فیصد سال بسال) جس نے شکر کی مجموعی فروخت کی مالیت کو بڑھا دیا۔ سگریٹ کی فروخت میں بھی اسی طرح کی قیمت کی وجہ سے ہونے والی نمو دیکھی گئی، جس میں سگریٹ پر ایف ای ڈی کی وصولیوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ بین الاقوامی سطح پر تیار کردہ سگریٹ کی غیر قانونی تجارت کے خلاف شدید کریک ڈاؤن نے ان برانڈز کو خوردہ منڈی میں مزید مہنگا کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں صارفین مقامی برانڈز کی طرف منتقل ہو گئے۔

<sup>4</sup> ماخذ: وفاقی دفتر حاصل اور وزارت خزانہ (2020ء)۔ ایگزیکٹو 19-2018ء۔ اسلام آباد: ریونیو ڈویژن، وزارت خزانہ۔

وہ ایشیا جن کی کسٹم وصولیوں میں گذشتہ برس کے مقابلے میں بہتری آئی، ان میں لوہا اور فولاد نمایاں ہیں۔ بنیادی طور پر حکومت کی طرف سے اعلان کردہ تعمیراتی کاموں سے متعلق مراعات کی وجہ سے لوہے اور فولاد سے منسلک میٹیریلز کی درآمدی مقدار میں اضافہ ہوا۔ اس کی وجہ سے درآمدی مرحلے پر لوہے اور فولاد کی کسٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس کی وصولی میں اضافہ ہوا۔

ایک اور زمرہ جس کی وصولیوں میں بہتری درج کی گئی وہ خوردنی تیل تھا۔ یہ بہتری بنیادی طور پر پام آئل اور سویا بین کے تیل کی درآمدی قیمت میں نمایاں اضافے (جزوی طور پر بلند بین الاقوامی قیمتوں کی وجہ سے) کی عکاسی کرتی ہے، جس نے وزیر اعظم کے کووڈ ریلیف پروگرام (باب 5) کے تحت اضافی کسٹم ڈیوٹی سے چھوٹ کے اثر کو زائل کر دیا۔

جدول 4.4: بلا واسطہ ٹیکسوں کے اہم ذرائع (سہ 1)

معمو	ارب روپے، نمونہ فیصد میں			
	م 20ء	م 21ء	م 20ء	م 21ء
وہ بولنگ ٹیکس	256.5	266.7	19.7	4.0
درآمدات	50.7	41.2	-11.5	-18.7
تنخواہیں	25.4	33.6	64.9	32.3
ٹیکسوں کے سود اور تسکات	29.8	38.5	112.7	29.1
معاہدے	51	52.4	3.6	2.9
بجلی کے بلز	11.4	11.9	22.5	4.1
ٹیلیفون	12.6	15.1	562	20.2
عندہ الطلب وصولی	5.8	12.0	-48.3	105.8
رضاکارانہ ادائیگیاں	109.4	95.2	68.8	-13.0
خام بلا واسطہ ٹیکس	374.0	385.1	15.4	3.0
ری ٹنڈرز	24.8	25.2	-2.6	1.6
خاص بلا واسطہ ٹیکس	349.2	359.9	17.0	3.1

اعداد و شمار کا مخزن: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

خام قیمتوں میں زبردست کمی تھی، جس کے نتیجے میں اس سال پیٹرولیم مصنوعات سے متعلق وصولیوں میں کمی آئی (جدول 4.3)؛ ان کے علاوہ، درآمدات سے متعلق وصولیوں کی غورباز کر 7.5 فیصد ہو گئی۔ تاہم، یہ بات بھی قابل غور ہے کہ دوران سہ ماہی حکومت نے پیٹرولیم سے متعلق درآمدی ٹیکسوں میں کمی کی تلافی پیٹرولیم لیوی کی بلند وصولیوں سے کی (جس کی اب این ٹی آر کے طور پر درجہ بندی کی گئی ہے)۔

جدول 4.3: درآمدات سے متعلق ٹیکسوں کے اہم ذرائع (سہ 1)

معمو	ارب روپے، نمونہ فیصد میں			
	م 20ء	م 21ء	م 20ء	م 21ء
سیلز ٹیکس	220.5	228.1	14.0	3.4
پیٹرولیم مصنوعات	65.4	52.2	16.0	-20.2
لوہا اور فولاد	20.3	23.1	17.1	13.8
جیو این یا پائتائی تیل	11.0	16.2	-2.8	48.2
گازیاں	12.7	10.3	-29.5	-18.6
کسٹم ڈیوٹی	155.2	153.2	-0.8	-1.3
پیٹرولیم مصنوعات	21.8	18.7	19.8	-13.9
گازیاں	16.8	14.0	-32.0	-16.8
لوہا اور فولاد	10.4	13.6	-14.3	31.3
جیو این یا پائتائی تیل	7.1	8.5	-7.5	19.6
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	1.02	0.97	-14.5	-4.5
ٹیکس	376.8	382.2	6.8	1.5

اعداد و شمار کا مخزن: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

پیٹرولیم مصنوعات کے علاوہ، درآمدات سے متعلق وصولیوں میں کمی کی ایک وجہ نرخوں کی 1600 مڈاٹ (ٹیرف لائنز) پر انسانی کسٹم ڈیوٹی پر چھوٹ بھی ہو سکتی ہے (جس میں تقریباً 20000 ایشیا شامل ہیں)۔ ان ایشیا میں کیپیکلز، چمڑے کی مصنوعات، ٹیکسٹائل اور کھاد کی صنعتوں میں استعمال ہونے والا خام مال شامل ہے۔

<sup>5</sup> بلند ملکی طلب کی وجہ سے مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران آئل کی درآمدی مقدار بڑھ گئی

<sup>6</sup> ٹیرف کے یہ خطوط تمام درآمدات کا تقریباً 20 فیصد ہیں (مخزن: وزارت خزانہ (2020ء)۔ وفاقی بجٹ تقریر مالی سال 21-2020ء۔ اسلام آباد: وزارت خزانہ)۔

سود (6 ماہی و ٹینوں کی یافت) مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں اوسطاً 674 بی بی ایس پست تھی۔ چونکہ جون 2019ء کے اختتام تک اسٹیٹ بینک کے قرضے کا بڑا حصہ (70 فیصد) رواں شرح پی آئی بی (6 ماہی و ٹینوں کی نشانیہ یافتوں کے ساتھ) میں تبدیل ہو گیا تھا، لہذا پالیسی شرح میں کمی کا اثر اسٹیٹ بینک کی سود کی آمدنی پر کافی واضح تھا۔ اس کے نتیجے میں، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کی جانب سے حکومت کو منافع کی منتقلی میں 43.2 فیصد سال بسال کی کمی درج کی گئی۔

**جدول 4.5: وفاقی ٹیکس حاصل (سہ 1)**

ارب روپے، نمونہ فیصد میں			
صوبہ	م 20ء	م 21ء	م 20ء
ماہک اپ (صوبے)	6.0	6.8	12.1
ماہک اپ (پی ایس ای)	3.3	25.7	187.4
پی ٹی اے کا منافع	71.8	8.2	1078.8
اسٹیٹ بینک کا منافع	185.0	105.0	264.8
خام تیل پر پخت	3.7	1.5	17.7
تیل و آگسٹ پر راکٹیز	23.8	14.6	0.5
دیگر	14.2	19.1	-1.1
ذیلی مجموعہ (الف)	321.2	189.3	175.8
این جی ڈی ایس	1.7	8.1	-33.2
پٹرولیم لوی	64.8	136.4	45.7
جی آئی ڈی ایس	2.7	5.0	-54.3
آئی سی ٹی کی وصولیاں	4.8	4.4	90.3
ذیلی مجموعہ (ب)	74.1	153.8	66.5
کل (الف + ب)	395.3	343.1	131.4

ماخذ: وزارت خزانہ

دوسری جانب، پی ٹی اے نے گزشتہ برس کی اسی مدت میں جی ایس ایم لائسنس کی تجدیدی فیس کی مد میں تقریباً 70 ارب روپے کی وصولیاں حکومت کو منتقل کی

وڈبولڈنگ ٹیکسوں میں بلند وصولی اور عند الطلب وصولی نے بلاواسطہ ٹیکس کی وصولی کو بہتر بنا دیا۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بلاواسطہ ٹیکس میں معمولی اضافہ ہوا (جدول 4.4)۔ بلاواسطہ ٹیکس میں سب سے بڑا حصہ وڈبولڈنگ ٹیکس اور عند الطلب وصولیوں کا تھا۔ وڈبولڈنگ ٹیکس میں اضافے کی وجہ تنخواہ، ٹیلیفون، اور بینک سود اور تمسکات تھے۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں سیونگ ڈپازٹس میں اضافہ ہوا، جو قرض پر منافع کی وصولی میں شامل ہو گئے۔<sup>7</sup>

دریں اثناء، ٹیلی کام خدمات کے بلند استعمال کی وجہ سے ٹیلیفون پروڈوہولڈنگ ٹیکس کی وصولیاں بڑھ گئیں، جیسا کہ گزشتہ برس کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں ٹیلیکام کے حاصل سے واضح ہے۔<sup>8</sup> مزید برآں، عند الطلب کی وصولی میں بہتری سے ایف بی آر کے بہتر انتظامی اقدامات کا اظہار ہوتا ہے کیونکہ ٹیکس دہندگان کو زیادہ ڈیمانڈ نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔

**مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یک بارگی رقم کی عدم موجودگی میں نان ٹیکس محاصل پست رہے**

گزشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نان ٹیکس محصولات میں کمی واقع ہوئی، جس کی وجہ اسٹیٹ بینک اور پی ٹی اے کی جانب سے منافعوں کی نسبتاً پست منتقلی تھی (جدول 4.5)۔ اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی کے حوالے سے دو عوامل نے اہم کردار ادا کیا: (i) مالی سال 20ء (اور مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی) کے دوران حکومت اسٹیٹ بینک سے تازہ قرضوں کی صفر قرض گیری کے اپنے عزم پر قائم رہی اور اس کے بجائے دوسرے ملکی اور بیرونی ذرائع سے قرضوں کے ذریعے رقم کی خالص واپسی کی۔ اس کے نتیجے میں جون 2019ء اور جون 2020ء کے درمیان اسٹیٹ بینک کے قرضے کے ذخیرے میں 600 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی؛ اور (ii) پست ذخیرے کے اثر کو کم شرح سود سے تقویت ملی۔ خاص طور پر، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران منڈی کی شرح

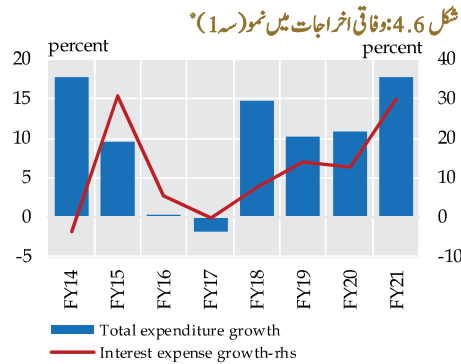
<sup>7</sup> مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیونگ ڈپازٹس میں 20.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس 7.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔

<sup>8</sup> بڑی ٹیلی کام کمپنیوں (موبی ٹیک، ٹیلی نام اور پی ٹی سی ایل) کی آمدنی میں مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 4.9 فیصد سال بسال نمو ہوئی (ماخذ: متعلقہ فرموں کی ویب سائٹ پر دستیاب ان کے مالی اعداد و شمار کی دستاویزات)۔

تبدیلی کی تھی، اور اس مدت کے دوران پالیسی ریٹ میں تبدیلی کی بنا پر اس میں دسمبر 2018ء سے 491 بیسیس پوائنٹس اضافی کیا گیا تھا۔ اس کے بعد سے، اگرچہ پالیسی ریٹس میں کمی کی گئی، لیکن سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضوں کے مارک اپ میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی، یہ بنیادی طور پر ان شرحوں کی پالیسی ریٹس کے ساتھ ہم آہنگی میں عمومی تاخیر کی نمائندگی کرتا ہے۔<sup>9</sup>

#### وفاقی اخراجات<sup>10</sup>

مجموعی طور پر، وفاقی حکومت نے اخراجات میں 4.7 فیصد اضافہ طے کیا تھا جبکہ مالی سال 20ء میں یہ 21.8 فیصد درج کیا گیا تھا۔ توقع کی جا رہی تھی کہ یہ مکمل طور پر سودی ادائیگیوں سے پورے ہو جائیں گے، کیونکہ غیر سودی اخراجات کا ہدف گذشتہ برس کی سطح (0.2 فیصد کی منفی نمو) پر رہنے کا امکان ہے۔



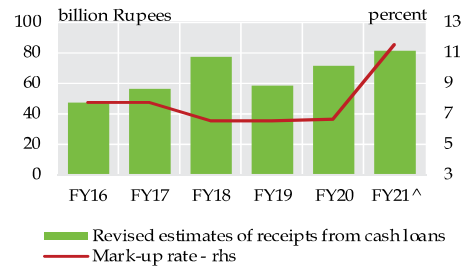
\* excluding statistical discrepancy  
Source: Ministry of Finance

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کا نتیجہ کافی حد تک اس سال کے طے شدہ اہداف کے مطابق تھا۔ اگرچہ گذشتہ برس کے مقابلے میں کل وفاقی اخراجات میں تقریباً دو گنا اضافہ ہوا، تاہم اس کی وجہ سودی ادائیگیاں تھیں جن میں دوران سہ ماہی 29.8 فیصد سال بسال اضافہ ہوا (شکل 4.6)۔ دوسری طرف غیر سودی اخراجات میں 6.8 فیصد اضافہ ہوا؛ تاہم، یہ بتانا ضروری ہے کہ ایف بی آر کے ریفرنڈز کی نود چہ بندی کے اثرات کو چھوڑ کر (اب اسے عطیات کے تحت درج بند کیا گیا ہے)، یہ

تھیں۔ یہاں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ٹیکس نے تجدیدی فیس کی نصف ادائیگی مالی سال 20ء میں کرنا تھی جبکہ باقی رقم 5 سال کی قسطوں میں ادا کرنا ہوگی۔ لہذا، حکومت نے پورے مالی سال 21ء کے لیے پائی ٹی اے منافع کے تحت صرف 27 ارب روپے کا ہدف طے کیا تھا، جس میں سے پہلی سہ ماہی کے دوران 8.2 ارب روپے کی منتقلی کی گئی ہے۔ اس وجہ سے مجموعی ٹیکس محاصل پر اثر پڑا ہے۔

ایک اور بڑی پیش رفت یہ تھی کہ جی آئی ڈی سی، پیٹرولیم لیوی، قدرتی گیس سرچارج اور کچھ دیگر وفاقی وصولیوں کی درجہ بندی اب نان ٹیکس محاصل میں کی گئی ہے۔ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم لیوی سے ہونے والی دوگنی وصولیاں ان اجزائیں ایک نمایاں پیش رفت تھیں۔ یہ بہتر سال کے آغاز میں حکومت کی جانب سے پیٹرول اور ڈیزل پر اس لیوی کی شرح میں 30 روپے فی لیٹر اضافے کی عکاسی کرتی ہے۔ دریں اثنا، گذشتہ برس کے مقابلے میں سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور دیگر مقامی اداروں کی جانب سے مارک اپ وصولیوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ گذشتہ برس کے مقابلے میں رواں برس وفاقی حکومت کے ان اداروں پر بلند مارک اپ شرح عائد کیے جانے اس اضافے کی وضاحت ہوتی ہے (شکل 4.5)۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ حکومت نے آخری بار دسمبر 2019ء میں سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور دیگر بلدیاتی اداروں کو دیے گئے قرضوں پر مارک اپ میں

#### شکل 4.5: ترقیاتی قرضے اور مارک اپ ریٹ سے وصولیاں\*



\*notification No. F.8(2)GS-1/2018-1775, MoF  
^ budgeted  
Source: Ministry of Finance

<sup>9</sup> فنانس ڈویژن کا بجٹ ونگ ہر سال جولائی تا دسمبر کے دوران نی ایس ایز اور دیگر بلدیاتی اداروں کو دیے گئے قرضوں پر مارک اپ کا تعین کرتا ہے، اور دسمبر تک ان کا اعلان کرتا ہے۔  
<sup>10</sup> اس حصے میں کی گئی بجٹ اخراجات، ماسوائے بلدیاتی تفریق، پر مبنی ہے۔

## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

ہے کہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب سودی اخراجات کا حصہ مجموعی وفاقی اخراجات کے تقریباً 60 فیصد تک پہنچا ہے (شکل 4.7)۔ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ مالی سال 21ء کے دوران مجموعی محاصل کا تقریباً نصف اور ایف بی آر ٹیکسوں کا 4.73 فیصد سودی ادائیگیوں میں استعمال ہوا۔

بلند سودی ادائیگیوں کی بنیادی وجوہات یہ تھیں (i): سرکاری قرضے کے ذخیرے کی سطح میں اضافہ؛ (ii) سرکاری قرض کے خاکہ عرصیت کو بڑھانا (جس سے قرض گیری کی لاگت میں مبعادی پر بیمہ کا اضافہ ہو گیا)؛ اور (iii) طویل مدتی آلات اور 12 ماہی وثیقوں کی طے شدہ کوپن ادائیگیاں، جو گزشتہ برس حاصل کیے گئے تھے۔

سماجی تحفظ کے حوالے سے، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران احساس کے تحت بینظیر انکم سپورٹ پروگرام بڑھ کر 13.9 ارب روپے ہو گیا، جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 5.8 ارب روپے تھے۔ احساس ایمر جنسی کیش پروگرام خصوصی طور پر وبا کے انتہائی خطرے سے دوچار طبقوں کی مشکلات کو کم کرنے کے لیے وضع کیا گیا تھا۔ اس ضمن میں، پروگرام کے تحت 22 ستمبر 2020ء تک 14.80 ملین مستحقین کو 178.9 ارب روپے تقسیم کیے جا چکے ہیں۔<sup>11</sup> بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے علاوہ، پاکستان سے غربت کے خاتمے کے فنڈ (پاکستان پاورٹی

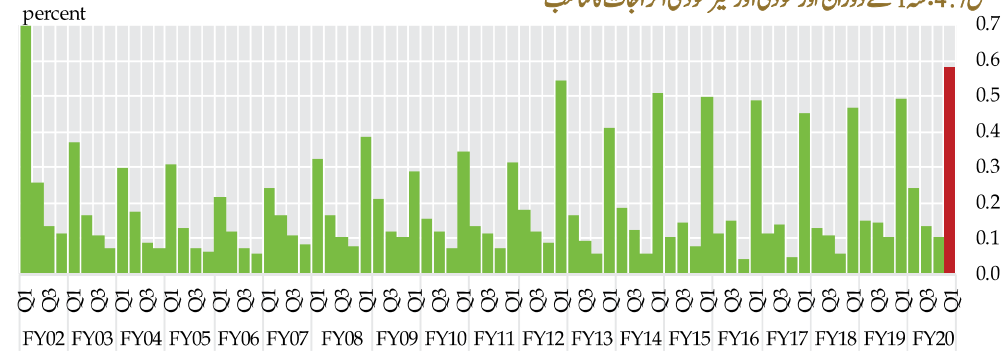
اخراجات تقریباً گزشتہ برس کی سطح پر ہے۔ غیر سودی اخراجات کو محدود رکھنے کے اس عمل کی عکاسی بنیادی طور پر ان اخراجات کی اہم مدت یعنی دفاع اور پنشن سے ہوتی ہے۔ جن میں سال بسال کمی درج کی گئی۔ بہر حال، سماجی تحفظ کے لیے اخراجات (احساس پروگرام کے تحت بینظیر انکم سپورٹ پروگرام) گزشتہ برس کے مقابلے میں بلند سطح پر ہے۔

نتیجتاً، وفاقی اخراجات میں تمام تر نمو اخراجات جاریہ اور سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور صوبوں کو زیادہ قرض دینے میں نمایاں تھی، کیونکہ وفاقی حکومت کے ترقیاتی اخراجات گزشتہ برس کے مقابلے میں کم ہی رہے ہیں (جیسا کہ بعد کے سیکشن میں مذکور ہے، وفاقی حکومت کی جانب سے صوبوں کو ترقیاتی گرانٹ کی پست تقسیم کو اس رجحان کی بنیادی وجہ قرار دیا گیا تھا، نیز وفاقی حکومت کے ترقیاتی اخراجات بشمول خالص قرض گاری گزشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ رہے)۔

### وفاقی اخراجات جاریہ

جاری اخراجات میں، سب سے زیادہ اضافہ سودی ادائیگیوں سے ہوا؛ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی جاری اخراجات کے سال بسال اضافے میں ان ادائیگیوں نے 95.2 فیصد کا حصہ ڈالا۔ نمو کے لحاظ سے، مجموعی سودی ادائیگیاں 29.8 فیصد بڑھ گئیں جبکہ گزشتہ برس یہ اضافہ 12.7 فیصد تھا۔ اہم بات یہ بھی

### شکل 4.7: 1 سہ ماہی کے دوران اور سودی اور غیر سودی اخراجات کا تناسب\*



\*this is calculated by subtracting interest payments from consolidated expenditures

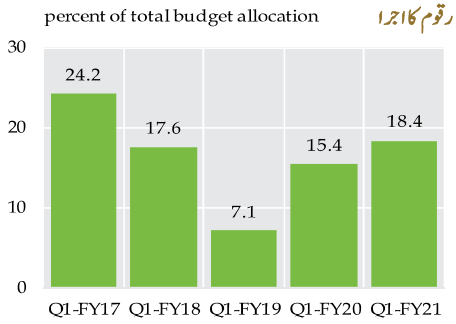
Source: Ministry of Finance

11 وزارت خزانہ (2020ء)۔ ماہانہ اقتصادی ایڈٹس اور منظر نامہ، ستمبر 2020ء، اسلام آباد: آئی اے اے آر اینڈ ڈیولپمنٹ، وزارت خزانہ۔

میں کمی کی وجہ سے مجموعی تعداد میں 7.6 فیصد کمی سال بسال کی دکھائی دی۔ ڈینا کی از سر نو درجہ بندی کا اثر وہ ایک اور عنصر تھا جس نے مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران وفاقی پی ایس ڈی پی عمومی کمی کی: سکیورٹی بڑھانے کے لیے اخراجات، جو پہلے سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں شامل تھے، پی ایف ایم کی نظر ثانی شدہ ہدایات کے تحت دیگر ترقیاتی اخراجات کی مد میں چلے گئے۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کو وڈ سے متعلق پابندیوں سے بھی متاثر ہوئی تھی۔ 2020ء کے جولائی بھر اور پیشتر اگست میں، پرائیویٹ سیکٹور کے نفاذ کے لیے سماجی فاصلے کے اصول کی پیروی کی گئی اور سخت ایس او پیز پر عمل کیا گیا۔ پھر بھی، وفاقی حکومت کی طرف سے روپے کے جڑ کا اجرا سالانہ مختص کردہ رقم کے 18.4 فیصد کے لگ بھگ تھی۔ اگرچہ یہ تناسب مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں غیر ملکی جڑ کے لیے اجرا کے 43.0 فیصد کے تناسب سے بہت کم ہے، لیکن یہ گزشتہ تین برسوں کی پہلی سہ ماہی کے دوران روپے کے جڑ کے اجرا سے کہیں زیادہ ہے (شکل 4.8)۔

شکل 4.8: سہ ماہی کے دوران سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات کے لیے رقم کا اجرا



Source: Planning Commission

سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات کے اجرا سے متعلق دستیاب منسوبہ وار معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے روڈ انفراسٹرکچر، آزاد جموں کشمیر، گلگت بلتستان اور خیبر پختونخوا کے ضلع علاقوں کی ترقی، اور ڈیموں کی تعمیر کو ترجیح دی گئی تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ، روپے کے جڑ کے اجرا کے ضمن میں

ایلیویشن فنڈ) کے تحت وفاقی حکومت مختلف پروگراموں پر بھی اخراجات کرتی رہی ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، دو مدت جن میں سال بسال بنیادوں پر کمی نمایاں تھی، ان میں دفاع اور پیشین شامل ہیں۔ ان دونوں مدت کے حوالے سے حکومت سمجھتی ہے کہ ان میں گزشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 21ء کے دوران زیادہ اخراجات ہوں گے۔ پیشین کی صورت میں، اگرچہ حکومت نے بجٹ میں الاؤنسز میں کوئی تبدیلی نہیں کی، تاہم پیشین کی تعداد میں متوقع اضافے کی وجہ سے مجموعی اخراجات کی سطح معمولی بلند رکھی گئی تھی۔ دفاع کے ضمن میں، یہ بات قابل غور ہے کہ مالی سال 21ء مسلسل دوسرا سال ہے جب حکومت نے اخراجات کو محدود کرنے کا ہدف رکھا ہے۔

#### وفاقی ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری

مالی سال 21ء کے بجٹ میں ترقیاتی اخراجات کی توجہ سرکاری شعبے کے جاری ترقیاتی منصوبوں (کل پرائیویٹ سیکٹور تقریباً 73 فیصد) پر مرکوز تھی، جبکہ 27 فیصد نئے منصوبوں کے لیے مختص تھا۔ یہ مختص کرنے کی وجہ گزشتہ مالیاتی سال کے دوران نامکمل منصوبوں کی ایک بڑی تعداد کو قرار دیا گیا تھا، کیونکہ وہ متعلقہ سرکاری محکمے، جنہیں پی ایف ایم اصلاحات کے حصے کے طور پر سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات پر عمل درآمد کی ذمہ داری سونپی گئی تھی، منصوبوں کا آغاز نہیں کر سکے تھے۔ پرائیویٹ ڈائریکٹرز کی خدمات حاصل کرنے میں تاخیر ہوئی اور ضروری آلات کی خریداریاں بھی وقت پر نہ ہو سکیں۔ لہذا پہلے سے ہی یہ توقع کی جا رہی تھی کہ سال کے آخری حصے میں ان کی رفتار بڑھے گی۔ تاہم، مارچ 2020ء سے لاک ڈاؤن اور محدود نقل و حرکت نے ان منصوبوں پر مزید پیشرفت میں تاخیر کی۔ چنانچہ، پیشتر منصوبے مالی سال 21ء تک چلے گئے۔ مرحلہ وار منصوبوں کے علاوہ، وفاقی حکومت نے ملک کے کم ترقی یافتہ علاقوں میں بھی نئے منصوبوں کا آغاز کیا۔

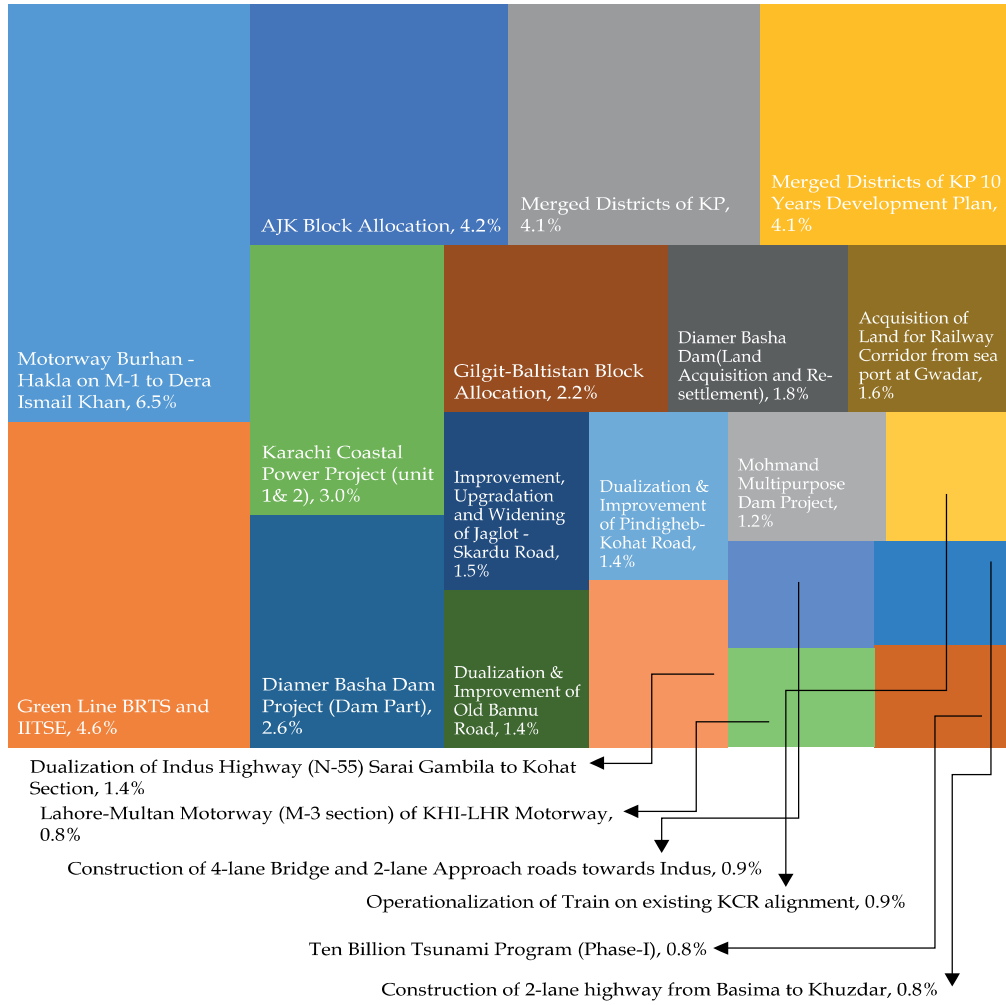
گزشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران وفاقی حکومت نے اپنے ترقیاتی منصوبوں پر زیادہ اخراجات کیے، تاہم اس کی صوبوں کو دی جانے والی ترقیاتی گرانٹ (وفاقی سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات کا ایک جز)



سر فہرست 20 منصوبے، جو دوران سہ ماہی مجموعی جاری کردہ رقم کے 46.0 فیصد کے قریب ہیں، کا جغرافیائی پھیلاؤ پورے ملک میں متوازن تھا (شکل 4.9)۔ مثلاً، سندھ میں ٹرانسپورٹ اپ گریڈیشن پراجیکٹ، بلوچستان میں ریلوے سے متعلق منصوبہ، خیبر پختونخوا میں ڈیم کی تعمیر، پنجاب اور خیبر پختونخوا کے علاقوں کا احاطہ

کرنے والے روڈ کے منصوبے، اور پھر آزاد جموں کشمیر، گلگت بلتستان کے محروم علاقوں اور خیبر پختونخوا کے ضم اضلاع کی ترقی ان منصوبوں میں شامل ہیں۔

شکل 4.9: مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں رقم کے اجراء کے لحاظ سے 20 اہم وفاقی پی ایس ڈی پی منصوبے



Source: Planning Commission

کے ساتھ ساتھ گزشتہ برس سے ان کے اخراجات میں مستحکم بنیادوں پر ہونے والے اضافے دونوں ہی اس پست فاضل کی وجہ تھے۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سندھ اور خیبر پختونخوا کی جانب سے درج کیے گئے خسارے کے ساتھ ساتھ گزشتہ برس کے مقابلے میں پنجاب اور بلوچستان کی جانب سے درج کیے گئے پست زرفاضل کو اس کارکردگی کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ تمام صوبوں کے محاصل میں کمی واقع ہوئی، تاہم خسارہ جمع کرنے والے صوبوں کے اخراجات میں اضافہ اور زرفاضل جمع کرنے والے صوبوں کے اخراجات میں کمی درج کی گئی (شکل 4.11)۔

#### صوبائی محاصل

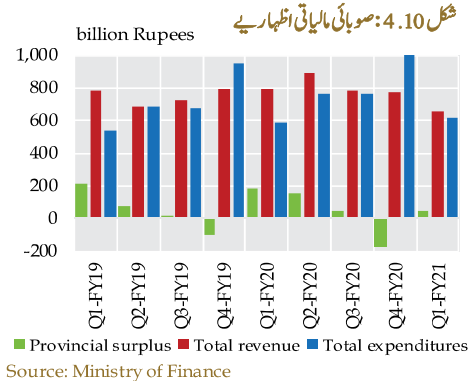
مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران این ایف سی کے تحت وفاقی حکومت کی جانب سے پست منتقلیوں کی وجہ سے صوبائی محاصل کا حصول مغلوب رہا (شکل 4.12)۔ اس پیشرفت کی توضیح وفاقی قابل تقسیم پل سے 100 ارب روپے کے ری فنڈ کی کٹوتی سے ہوتی ہے (جو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی اور مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی کی زیرالٹو ادائیگیوں سے بھی متعلق تھے)، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، یہ کٹوتی پی ایف ایم اصلاحات کے مطابق کی گئی تھی۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حکومت نے پورے سال کے لیے ری فنڈ کی کٹوتیوں کا 50 ارب روپے کا ہدف دیا تھا، لیکن این ایف سی کے واجب الادا عموں کی پراسیسنگ کے تیز تر نظام کی وجہ سے دوران سہ ماہی کاروباری اداروں کو 100 ارب روپے تقسیم کیے گئے۔

جہاں تک صوبوں کے اپنے محاصل کی وصولی کا تعلق ہے، ان میں بھی گزشتہ برس کے مقابلے کی درج کی گئی۔ صوبائی نان ٹیکس محاصل (این ٹی آر) میں آنے والی مشکلات سے اس کمی کی مکمل وضاحت ہو جاتی ہے، کیونکہ ان کی ٹیکس وصولی گزشتہ برس کے مقابلے میں بہتر ہوئی ہے۔ خیبر پختونخوا حکومت کو خالص بر قابی منافعوں کی پست ادائیگی این ٹی آر میں کمی کی وجہ تھی۔ اگرچہ خالص بر قابی منافعوں کی ادائیگی میں تاخیر کا معاملہ تقریباً گزشتہ دو برسوں سے جاری ہے، تاہم اس سال گزشتہ دو سہ ماہیوں میں بر قابی پیداوار میں کمی نے بھی اس میں اہم کردار ادا کیا۔

غیر ملکی مالی اعانت سے چلنے والے منصوبوں میں، دو اہم منصوبے تیار کیے گئے، جو دونوں بجلی کے شعبے سے تھے: (i) جاسمورہ میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے کولٹے سے چلنے والا بجلی گھر؛ اور (ii) منگلا پاور اسٹیشن کی امریکی تعاون سے تعمیر نو۔ یہ دونوں منصوبے غیر ملکی قرضوں کے حوالے سے سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات کی دو تہائی پر مشتمل تھے۔ ستمبر 2020ء تک دی جانے والی منظوری میں سے، تقریباً 90.0 فیصد رقم قومی خزانے سے جبکہ بقیہ غیر ملکی امداد سے دی گئیں۔

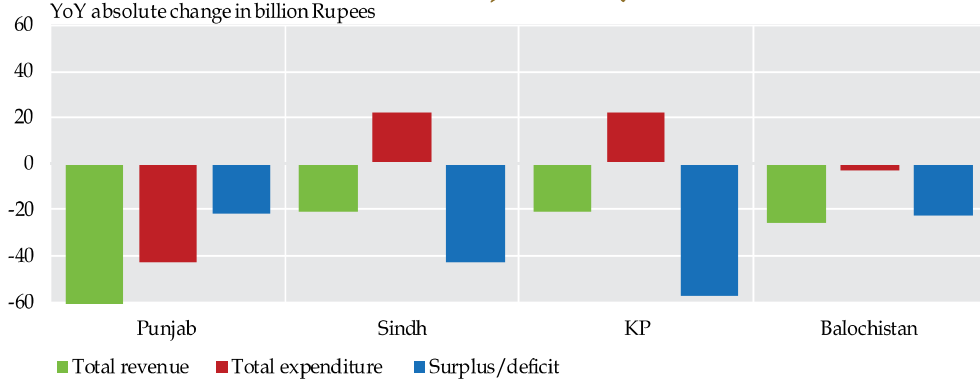
#### 4.3 صوبائی مالیاتی کارروائیاں

کووڈ 19 اور اس کے حکومت کی صحت کی سہولیات سے منسلک اخراجات پر اثرات نے صوبائی مالیاتی کھاتوں پر بھی بہت زیادہ باؤ ڈالا۔ اگرچہ ٹیکس وصولی کمزور ہونے کی وجہ سے قابل تقسیم پل سے ہونے والی منتقلیوں میں کمی واقع ہوئی، لیکن وفاقی قرضوں اور گرانٹ میں ہونے والے نمایاں اضافے کی وجہ سے اس کا اثر کافی حد تک زائل ہو گیا۔ تاہم، مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران اخراجات کی بلند ضروریات کی وجہ سے صوبائی خسارہ پیدا ہوا (شکل 4.10)۔



مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران، صوبوں نے 44.4 ارب روپے کا مشترکہ فاضل درج کیا جو مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں درج شدہ فاضل کا ایک چوتھائی ہے اور مالی سال 21ء کے پورے سال کے ہدف کا 18 فیصد ہے۔ محاصل میں کمی

شکل 4.11: مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبائی کھاتوں کی صورت حال



Source: Ministry of Finance

جانے والی مختلف چھوٹ شامل تھیں۔<sup>13</sup>،<sup>14</sup> اسدھ نے کووڈ 19 کے دوران املاک، موٹر گاڑیوں، پیسوں، تجارت، کانگڑ اور ملازمت سے متعلق ٹیکسوں کی ادائیگی میں بھی چھوٹ دی۔<sup>15</sup> مزید یہ کہ خیبر پختونخوا نے مالی سال 21ء کے لیے اسٹامپ ڈیوٹی اور کیسٹل و پٹیو ٹیکس میں بھی چھوٹ فراہم کی۔<sup>16</sup>

#### صوبائی اخراجات<sup>17</sup>

وفاقی حکومت کی طرح، مالی سال 21ء کے لیے صوبائی حکومتوں کی بجٹ ترجیحات میں بھی اقتصادی ترقی میں مدد دینے کے ساتھ ساتھ کووڈ سے متعلق اخراجات کو ہدف بنایا گیا تھا۔ یہاں، یہ بتانا ضروری ہے کہ تمام صوبوں کا مقصد ترقیاتی اخراجات کے لیے مالی گنجائش پیدا کرنا ہے تاکہ معیشت کو کووڈ سے پہلے والی راہ تک لے جانے میں مدد مل سکے اور واپائی مدت کے دوران سب سے زیادہ زبرد پذیر طبقات کی مدد کی جاسکے۔ واپائی مدت کے دوران انتہائی ضروری شعبوں، جیسے صحت اور

بہر حال، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی طور پر صوبائی ٹیکس سال بنیاد پر زیادہ رہا، جس کی وجہ خدمات پر جزل سبز ٹیکس (جی ایس ٹی ایس) اور موٹر گاڑی ٹیکس (ایم وی ٹی) کی وصولی میں بہتری کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ بہتری معیشت میں ملکی سرگرمی میں اضافے کی عکاسی کرتی ہے، بالخصوص سیلوں اور دیگر ٹیلی کام سروسز میں، جنہوں نے صوبوں کی جی ایس ٹی ایس کی وصولیوں کو بہتر بنایا ہے۔<sup>12</sup> اسی طرح، ملک میں آٹوموبائل کی زیادہ فروخت نے ایم وی ٹی میں اضافہ کیا ہے۔ تاہم، 5 سالہ اوسط نمو کے مقابلے میں یہ نمو قدرے کم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں کووڈ 19 کے دوران صوبوں نے ٹیکس ریلیف کے اقدامات کا اعلان کیا جو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری رہا۔

مثال کے طور پر، حکومت پنجاب نے مالی سال 21ء کے لیے 56.5 ارب روپے کے ٹیکس ریلیف پیکج کا اعلان کیا، جس میں خدمات کے شعبے اور اسٹامپ ڈیوٹی میں دی

<sup>12</sup> مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسوں کی آمدنی میں 4.9 فیصد اضافہ ہوا ہے جو ٹیلی کام خدمات میں بلند سرگرمی کو ظاہر کرتا ہے۔

<sup>13</sup> اعلامیہ نمبر ایس او (ٹیکس) 110/2020-21 (کووڈ 19)، حکومت پنجاب۔

<sup>14</sup> املاک کے مختلف لین دین پر اسٹامپ ڈیوٹی موجودہ 5% فیصد سے کم کر کے 1% فیصد کر دی گئی ہے۔ ماخذ: پنجاب فنانس ایکٹ، 2020ء۔

<sup>15</sup> حکومت سندھ (2020ء)۔ بجٹ 2020-21: بجٹ تقریر۔ کراچی: شعبہ مالیات، حکومت سندھ۔

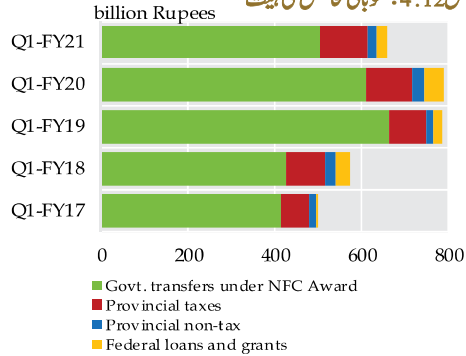
<sup>16</sup> اطلاع نمبر ایس ایس (ایس) 240/3/2021-90 بتاریخ 25 اگست 2020ء۔

<sup>17</sup> یہ حصہ صرف موجودہ اور ترقیاتی اخراجات کے حوالے سے دستیاب معلومات پر مبنی ہے۔ صوبائی حکومتوں کے اخراجات کا تجزیہ کرتے وقت شریاتی تفریق شامل نہیں ہیں۔

بلند اضافہ دیکھا گیا۔ ان کی ترجیحات انتظامی امور، اصلاح کو مستقلمیاں، نظم عامہ اور صحت کی طرف مائل رہیں۔

سماجی تحفظ، تنک وسائل کی فراہمی کرتے ہوئے غیر ضروری اخراجات کو محدود رکھتے ہوئے اسے ممکن بنایا گیا۔

#### شکل 4.12: صوبائی حاصل کی ہیئت

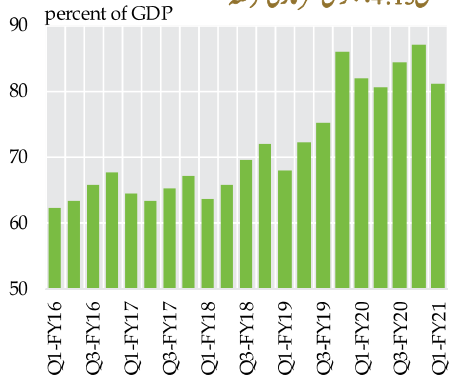


Source: Ministry of Finance

#### 4.4 سرکاری قرضہ

آئی ایم ایف کی توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) پروگرام کے آغاز کے ساتھ ہی، قرض کے استحکام کے حوالے سے مالی رکاوٹیں سامنے آگئیں۔ حکومت نے سرکاری قرضوں کے تناسب میں ہر سال 0.5 فیصد کمی لانے کا عہد کیا تھا۔<sup>18</sup> گذشتہ برس کی پہلی دو سہ ماہیوں میں، جی ڈی پی اور سرکاری قرضوں کے تناسب میں کمی کارخانوں کے قرضوں سے کہیں زیادہ تیز تھا کیونکہ دسمبر 2019ء کے اختتام پر تناسب 80.8 فیصد ہو چکا تھا۔ تاہم، مارچ 2020ء کے بعد کوڈ سے متعلق ابھر کر سامنے آنے والے مالیاتی تناؤ کی وجہ سے جون 2020ء کے اختتام تک یہ تناسب ایک بار پھر بڑھ کر 87.2 فیصد پر پہنچ گیا (شکل 4.13)۔

#### شکل 4.13: مجموعی سرکاری قرضہ



Source: State Bank of Pakistan

اس طرح، مالی سال 21ء کے آغاز پر، بڑھتا ہوا قرض پاکستان کی مالیاتی کارروائیوں کے لیے ایک اہم رکاوٹ تھا۔ تاہم، وبائی مرض سے متعلق امداد میں توسیع اور معاشی بحالی کی رفتار کو بڑھانے کے ضمن میں حکومت نے مالی سال 21ء کے لیے

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران، مجموعی صوبائی اخراجات میں گذشتہ برس کے مقابلے میں 11.3 فیصد اضافہ ہوا۔ جاری اور ترقیاتی اخراجات دونوں ہی اس اضافے کی وجہ تھے۔ صوبہ وار اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ اخراجات میں پیشتر اضافہ بنیادی طور پر سندھ اور خیبر پختونخوا کی وجہ سے ہوا، کیونکہ پنجاب اور بلوچستان میں گذشتہ برس کے مقابلے میں کم اخراجات ہوئے۔

پنجاب میں، جاری اور ترقیاتی اخراجات دونوں میں سست روی دیکھی گئی۔ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں سندھ میں ترقیاتی اخراجات دگنے سے بھی زیادہ ہیں۔ سب سے زیادہ اضافہ زراعت، مکانات کاری، تعلیم اور صحت پر اخراجات سے ہوا۔ اسی طرح، دوران سہ ماہی خیبر پختونخوا نے بنیادی طور پر تعمیرات، نقل و حمل اور تعلیم کے شعبوں میں اپنے ترقیاتی اخراجات میں 50 فیصد کے قریب اضافہ کیا۔ دریں اثنا، سہ ماہی کے دوران، بلوچستان میں ترقیاتی اخراجات میں کمی درج کی گئی۔ دوران سہ ماہی سندھ اور خیبر پختونخوا دونوں میں جاری اخراجات میں

<sup>18</sup> ڈیٹ پالیسی بیان 2019-20ء کے مطابق، مالی سال 19ء سے شروع ہونے والے اگلے پانچ مالی سال کی مدت کے اندر، مجموعی سرکاری قرضوں میں سالانہ 0.5 فیصد کمی اور 2023-24ء تا مالی سال 33 تک سالانہ 0.75 فیصد کمی کی جائے گی تاکہ مجموعی سرکاری قرضوں کو تخمینہ شدہ جی ڈی پی کے پچاس فیصد تک کم کیا جاسکے۔

## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

ہوا ہے: مجموعی ملکی قرضے میں طویل مدتی آلات کا حصہ مزید 2.4 فیصدی درجہ اضافے سے ستمبر 2020ء کے اختتام پر بڑھ کر 78.5 فیصد تک پہنچ گیا (شکل 4.14)۔

دوم، دوران سہ ماہی جاری کھاتے میں ایک زرِ فاضل، کثیر فریقیتی فنڈنگ کی دستیابی (بالخصوص ایشیائی ترقیاتی بینک اور عالمی ترقیاتی ایجنسی کی جانب سے جاری منصوبوں پر پیش رفت کے لیے)، اور ڈی ایس ایس آئی کے تحت جی 20 ممالک کی جانب سے زراصل کی ادا نیگیوں پر ریلیف کی وجہ سے حکومت کی بیرونی فنڈنگ کی طلب کم رہی۔ چنانچہ، دوران سہ ماہی حکومت نے مختصر مدتی کے ساتھ ساتھ طویل مدتی سہولتوں دونوں کے تحت غیر ملکی قرض دہندگان کو کمرشل قرضے آئی۔ کر دیے۔ اس سے سرکاری بیرونی قرضوں کی لاگت کے جزدان میں بہتری آئی۔

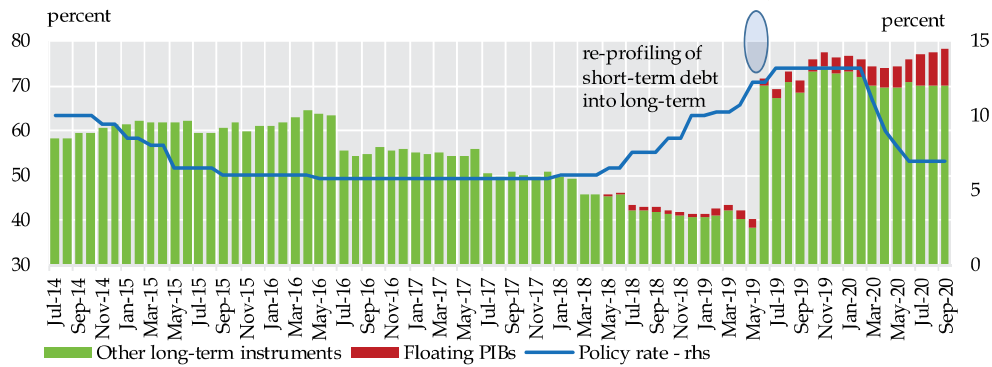
سوم، اسٹیٹ بینک سے قرض گیری (اجرائے ثانی سمیت) سے بچنے کے لیے حکومت کے عزم کی وجہ سے، مجموعی سرکاری قرضوں کی پائیداری میں انتظام سیاست سرفہرست ہو گیا ہے۔ متوقع رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے، مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت نے نئے قرضوں کے ذریعے بینکاری نظام میں ڈپازٹس بڑھانے (تقریباً 1.8 ٹریلین روپے کے) پر انحصار کیا۔ یہاں یہ یاد رکھنا

خسارے کے بجٹ اور سرکاری قرضوں میں اضافے کا انتظام کیا۔ بجٹ کی تیاری کے وقت دستیاب تخمینوں کے مقابلے میں، حکومت سمجھتی تھی کہ مجموعی سرکاری قرضوں میں جی ڈی پی کا 0.2 فیصد اضافہ ہو گا۔<sup>19</sup> لہذا، مالی سال 21ء کے دوران قرضوں کے انتظام کی حکمت عملی بنیادی طور پر قرض گیری کی لاگت کو کم کرنے، خاکہ عرصیت کو بڑھانے اور حکومت کی سیالیت کی صورت حال کو بہتر بنانے پر مرکوز تھی۔

اس تناظر میں، تین پیش رفتیں اہم تھیں: اول، رواں شرح طویل مدتی آلات (بی ایف ایل) کو متعارف کروانے سے حکومت نے ملکی قرضہ منڈی کو مؤثر انداز میں گہرا کر دیا ہے۔<sup>20</sup> حتیٰ کہ پست شرح سود کے ماحول میں بھی مارکیٹ کے شرکاء اب طویل مدتی دیکھوں میں سرمایہ کاری کرنے کے خواہاں ہیں، کیونکہ نشانیہ شرح سود

میں کسی تبدیلی کے مطابق ان کے منافعوں کی نوبت بندی کی جائے گی (پیشتر صورتوں میں، یہ 6 ماہی ٹی بلز قاطع شرح ہے)۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں، تقریباً تمام ملکی قرضے طویل مدتی رواں شرح پی آئی بیز سے جمع ہوئے تھے۔ اگرچہ ان آلات میں زیادہ سرمایہ کاری نے نوبت بندی کے خطرے کو بلند سطح پر برقرار رکھا، تاہم اس سے سرکاری قرضوں کا خاکہ عرصیت نمایاں طور پر طویل

شکل 4.14: ملکی قرضے میں طویل مدتی آلات کا حصہ



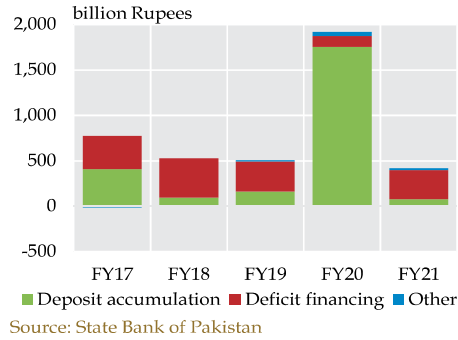
Source: State Bank of Pakistan

<sup>19</sup> وزارت خزانہ (2020ء)، وسط مدتی میزانیہ بیان 2020-21، 2022-23، اسلام آباد: مالیاتی ڈویژن، وزارت خزانہ۔

<sup>20</sup> رواں شرح پی آئی بیز (بی ایف ایل) کو ابتدائی طور پر مئی 2018ء میں 10 سالہ عرصیت کے ساتھ متعارف کرایا گیا تھا، اس کے بعد جون 2020ء میں، 3 سالہ اور 5 سالہ پی ایف ایلز بھی شروع کی گئی تھیں۔

نے مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں قرضوں کے انتظام سے متعلق حکمت عملی کے حصے کے طور پر بینکاری نظام میں ڈپازٹس بڑھانے۔ مالی سال 20ء میں ان ڈپازٹس نے حکومت کے قرضوں کی ذمہ داریوں کے ساتھ دیگر اخراجات کے آسانی انتظام میں بھی مدد کی۔ تاہم، مالی سال 21ء میں جمع کیے گئے ڈپازٹس کا حجم بہت کم تھا، جو ملکی قرضوں کو محدود رکھنے میں مددگار رہا (شکل 4.16)۔

شکل 4.16: 1 سہ ماہی کے دوران سرکاری قرضے میں تبدیلی کا ماخذ



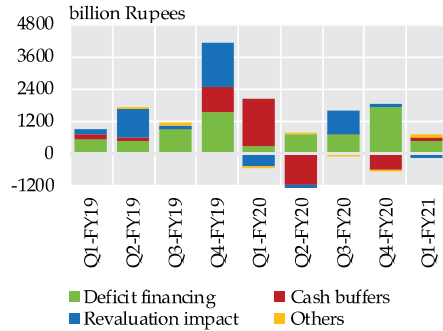
ادارہ وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ حکومتی ملکی قرضوں میں اضافے کا تقریباً 75 فیصد بینکاری نظام سے حاصل کیا گیا۔ بینکاری نظام میں، تمام تر قوم جدید بینکوں کی طرف سے حاصل کی گئیں کیونکہ دوران سہ ماہی حکومت نے اسٹیٹ بینک کے قرضوں کی واپسی جاری رکھی۔ نان بینک، بالخصوص بیمہ کمپنیوں اور غیر مالی کارپوریشن نے حکومت کی ماکاری کی باقی ماندہ 25 فیصد ضروریات پوری کیں (جدول 4.6)۔

آلات کے لحاظ سے، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی قرضوں میں مستقل قرضوں کے آلات کا حصہ غالب تھا۔ رواں قرضے کے آلات میں بھاری واپسیوں کے علاوہ کسی اور قسم کی کوئی بڑی سرگرمی نہیں دیکھی گئی۔ قومی بچت اسکیموں کے آلات میں کمزور سرگرمی کی وجہ بنیادی طور پر لاک ڈاؤن (جولائی اور اگست 2020ء) میں فروخت کے مراکز کی محدود کارروائیوں، ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر پابندی عائد کرنے، اور منافع کی شرحوں میں کمی تھی (شکل 4.17)۔

ضروری ہے کہ یہ ڈپازٹس مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں کووڈ سے متعلق اخراجات کے انتظام میں کافی مفید رہے، کیونکہ حکومت مجموعی مالی خسارے پر کوئی نمایاں دباؤ ڈالنے بغیر اپنے اخراجات کرنے میں کامیاب رہی ہے۔ اس سال، حکومت نے بینکاری نظام میں مزید 74.2 ارب روپے جمع کروائے۔ ستمبر 2020ء کے اختتام تک حکومت کے مجموعی ذخائر 3.2 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے۔ ان ذخائر کی دوبارہ ذخیرہ کاری سے سرکاری قرضوں کے سیالیت کے جزدان میں مزید بہتری آئی ہے؛ جس سے حکومت کو اپنی ماکاری ضروریات اور ادائیگی کی ذمہ داریوں کو بروقت پورا کرنے میں مدد ملے گی۔

چنانچہ، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بلند مالیاتی خسارے (معمولی اعتبار سے) کے باوجود، سرکاری قرضوں کے جمع ہونے کی رفتار گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصی کمزور ہوئی۔ جیسا کہ شکل 4.15 سے واضح ہے، حکومت کی ماکاری ضروریات کا قرض میں گلیڈی حصہ رہا، کیونکہ گذشتہ برس کے مقابلے میں کافی کم ڈپازٹس اکٹھا کیے گئے تھے۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کی طرح، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں ڈالر کے مقابلے پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے کی وجہ سے نو قدر ریٹائی نو ائمنے سرکاری قرضوں میں اضافے کو محدود کر دیا۔

شکل 4.15: سرکاری قرضے میں تبدیلی کا ماخذ



### ملکی قرضہ

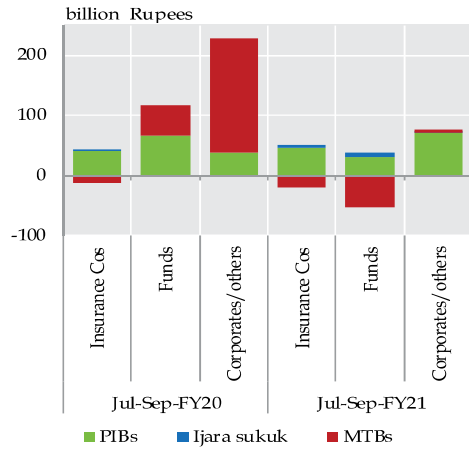
مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں درج کیے گئے ملکی قرضوں میں اضافے کا صرف ایک چوتھائی تھا۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ حکومت

## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

میں طویل مدتی آلات کے لیے بینکوں کی ترجیح کا ایک اہم عامل پی آئی بیز کے مدتی پریکٹیم میں اضافہ تھا۔

جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، حکومت نے مالی سال 21ء کے آغاز سے قومی بچت آلات میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر پابندی عائد کر دی تھی جس کی وجہ سے ان آلات میں رقم کی نقل پذیری محدود ہو گئی۔ تاہم، 3 اور 5 سالہ پی ایف ایل (رواں شرح پی آئی بیز) کے متعارف کروائے جانے اور شرح سود کے پست ہو جانے کی منڈی کے تاثر کے ساتھ پی آئی بیز میں نان بینکوں کی سرمایہ کاری برقرار رہی (شکل 4.18)۔ یہاں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ قومی بچت اسکیموں پر منافع کی شرحیں طویل مدتی سرکاری وثیقیوں پر منڈی کی یافتوں سے پہلے ہی منسلک ہیں۔ لہذا یہ نان بینکوں کے لیے اور زیادہ مناسب تھا کہ وہ اپنے سرمایہ کاری جزوانوں کو پی آئی بیز کی طرف منتقل کر دیں۔

شکل 4.18: حکومتی تمسکات کی نان ہولڈنگز میں تبدیلی (عرفی مالیت)



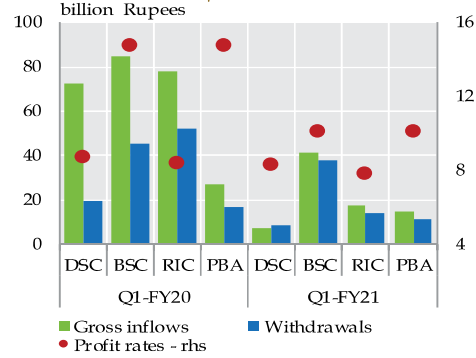
Source: State Bank of Pakistan

جدول 4.6: کل حکومتی قرضے میں تبدیلی (سہ 1)

خالص بہاؤ		ارب روپے
م 20ء*	م 21ء	
1,918.0	419.3	حکومت کا کلی قرضہ
		ادارہ دار
1,631.7	312.0	اے۔ بینکاری نظام کے ذریعے
1,631.7	597.0	جدولی بینکوں سے
0.0	-285.0	اسٹیٹ بینک سے
286.6	107.4	پی۔ نان بینک کے ذریعے
		آلات دار
754.1	898.6	اے۔ مستقل قرضہ
1,028.2	-480.0	پی۔ رواں قرضہ
136.0	0.8	سی۔ ان فنڈز قرضہ
137.7	5.7	قومی بچت اسکیمیں (پرائز بانڈز کا خالص)
0.2	0.1	ڈی۔ بیرونی کرنسی میں آلات

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

شکل 4.17: قومی بچت اسکیموں میں رقم کا بہاؤ اور منافع کی شرحیں



Source: Central Directorate of National Savings

حکومتی تمسکات کی نیلامی کے خاکے سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت اور مارکیٹ کے شرکا طویل مدتی آلات کی طرف مائل تھے جیسا کہ رواں شرح پی آئی بیز کی پیش کش اور قبولیت کے حجم سے واضح ہے (جدول 4.7)۔ قلیل مدتی آلات کے مقابلے

جدول 4.7: حکومتی تسکات کا نایامی کا خاکہ (عرفی ہائیت)

مالی سال 21ء - پہلی سہ ماہی				مالی سال 20ء - پہلی سہ ماہی			
عرصیت کا قبول شدہ خالص	قبول شدہ	عرصیت	پیشکش (مسابقتی)	عرصیت کا قبول شدہ خالص	قبول شدہ	عرصیت	پیشکش (مسابقتی)
223.0	945.8	722.8	2,298.9	-629.2	4,548.9	5,178.1	4,805.2
336.9	674.1	337.2	1,529.6	288.4	289.9	1.5	396.1
1,216.5-	427.3	1,643.8	1,283.9	1643.8	1,643.8	-	3,514.4
-656.5	2,047.3	2,703.8	5,112.4	1,303.1	6,482.7	5,179.6	8,715.7
139.6	241.0	101.4	448.8	603.0	878.9	275.9	2,521.3
870.6	870.6	-	1,970.4	219.4	219.4	-	334.2

ارب روپے

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

بڑھے تھے۔ دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں کمی کی وجہ سے قدر پیمائی نقصانات نے بیرونی قرضے کے ذخیرے کو ڈالر کے لحاظ سے بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔<sup>21</sup> اس کے علاوہ، کثیر فریقی ڈونرز (ایبٹیا، ترکی، بینک، عالمی ترقیاتی ادارہ)، اور دوطرفہ ذرائع سے نئی بلند ادا بیگیوں نے تجارتی قرضوں اور زرمبادلہ کے واجبات میں کمی کی جانے والی ادا بیگیوں کے اثر کو زائل کر دیا (جدول 4.8)۔

ثبات تناظر میں، بیشتر اضافی قرضے کثیر فریقی ڈونرز سے لیے گئے تھے۔ جیسا کہ شکل 4.19 میں دکھایا گیا ہے، گذشتہ دو سہ ماہیوں میں رعایتی کثیر فریقی قرضوں کا حصہ بڑھ گیا ہے (اور کمرشل قرضوں کے حصے میں اسی طرح کمی)، جس نے حکومت کی قرضے کی واپسی کی اوسط لاگت کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔<sup>22</sup>

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بیرونی قرضوں کی ادا بیگیوں میں 25.4 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا۔ مالی سال 20ء کی

طویل مدتی آلات کے لیے مارکیٹ کی طلب کو مد نظر رکھتے ہوئے، اسلامی بینکوں کی پوری نہ ہونے والی سرمایہ کاری ضروریات اور ملکی قرضوں کے پورٹ فولیو میں تنوع لانے کے لیے، حکومت نے مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ایک نیا آلہ بھی متعارف کرایا: معین اور پلگ دار دونوں شرحوں کے آپشن کے ساتھ حکومت پاکستان کے 5 سالہ اجارہ صکوک۔ دوران سہ ماہی ان آلات سے حاصل ہونے والی مجموعی رقم 162.0 ارب روپے تھی۔ مارکیٹ کی شراکت۔ متغیر ریٹل صکوک کی طرف زیادہ مائل تھی، دو تہائی سے زیادہ فنڈ متغیر ریٹل صکوک کے ذریعے جمع کیے گئے۔ اس طرح کے طویل مدتی آلات کے ذریعے فنڈز کو جمع کرنا نہ صرف عرصیت کے تناظر میں، بلکہ سرمایہ کاروں کے تنوع سے بھی سازگار ہے۔

#### سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات میں 1.05 ارب ڈالر اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 0.58 ارب ڈالر

<sup>21</sup> مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 0.7 ارب ڈالر کے نوپائی فوائد کے مقابلے میں، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملک کو (امریکی ڈالر میں) بیرونی قرضے کے موجودہ واجب الادا ذخیرے پر 0.9 ارب ڈالر کے نوپائی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ نوپائی نقصانات کا نصف حصہ ڈالر کے مقابلے میں خصوصی ڈرائنگ رائٹس (ایس ڈی آر) کی قدر میں اضافے کی وجہ سے سامنے آیا۔

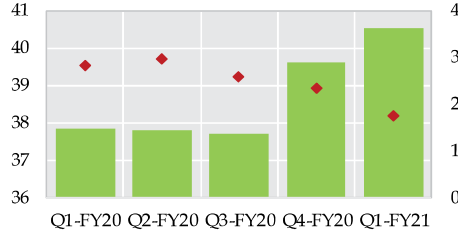
<sup>22</sup> یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ اس شکل میں دوران سہ ماہی واپسی کی اوسط لاگت حقیقی سودی ادا بیگیوں پر مبنی ہے۔ بیرونی قرضوں کی مجموعی لاگت کا حساب لگانے کے لیے، شرح ہائے سود پر غور کرنا زیادہ مفید ہے جس پر مختلف قرضوں میں تخفیف ہوتی تھی۔ لیکن ان اعداد و شمار کی عدم دستیابی کی وجہ سے، موجودہ سہ ماہی میں حقیقی سودی ادا بیگیوں کو موجودہ اور گذشتہ سہ ماہیوں میں بیرونی قرضوں کے مجموعی واجب الادا ذخیرے کی اوسط فیصد کے حساب سے واپسی کی اوسط لاگت کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔



## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

پہلی سہ ماہی میں 426.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر معین شرح پی آئی بیز اور 12 ماہی ٹی بلز کی بلند کوپن ادا کیوں کی وجہ سے ہوا (شکل 4.20)۔

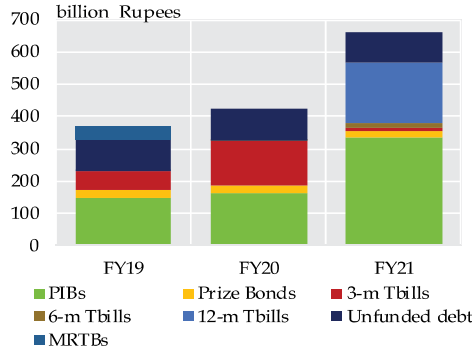
شکل 4.19: حکومت کے بیرونی قرضے کی واپسی کی لاگت اور کثیر فریقی قرضوں کا حصہ



Source: State Bank of Pakistan

دوسری جانب، بیرونی قرضوں اور واجبات کی واپسی میں، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 0.50 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 0.80 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔ بیرونی قرضوں کی واپسی میں یہ اضافہ بڑی حد تک 1.0 ارب ڈالر کی باز ادائیگی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ تاہم، جی 20 قرضہ واپسی کے تعطل کے اقدام (ڈی ایس آئی) کے تحت مہیا کی جانے والی مدد نے مجموعی واپسیوں پر دباؤ کو کچھ کم کیا۔<sup>23</sup>

شکل 4.20: آلات کے لحاظ سے سودی ادائیگیاں



Source: State Bank of Pakistan

پہلی سہ ماہی کے 17.0 فیصد کے برخلاف رواں سال یہ ادائیگیاں سالانہ بجٹ تخمینوں کی 22 فیصد تھیں۔ ادائیگیوں کا تفصیلی تجزیہ بتاتا ہے کہ آمدنی کا تقریباً آدھا حصہ پروگرام / اعانت میزانیہ کے لیے تھا؛ آمدنی کا ایک تہائی دو طرفہ ڈپازٹس سے متعلق تھا جبکہ تقریباً 12 فیصد ترقیاتی منصوبوں کی مالکاری کے لیے پراجیکٹ کی مدد کے طور پر وصول کیے گئے تھے۔

جدول 4.8: سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات میں تبدیلی (سہ 1) ملین ڈالر

	م 20ء	م 21ء
سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات	581.9	1,052.7
1- حکومتی بیرونی قرضہ جس میں	7.3	1,987.5
(i) طویل مدتی (ایک سال سے زائد)	-299.6	2,357.5
بیس کب	-157.9	278.4
کثیر فریقی	268.3	1,487.3
دیگر طرفہ	70.7	984.0
کمرشل قرضے / قرضے	-493.1	-425.5
(ii) قلیل مدتی (ایک سال سے کم)	307.0	-370.0
کثیر فریقی	144.1	-303.7
مقامی کرنسی میں تسکات	359.8	-39.9
کمرشل قرضے	-197.0	-26.5
2- آئی ایم ایف سے	703.2	-75.4
33- ذرہ مواد کے واجبات	-128.6	-859.3
مرکزی بینک کے ڈپازٹس	-	-1,000.0

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

## مجموعی قرضے اور واجبات کی واپسی

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی قرضے اور واجبات کی واپسی 1.2 ٹریلین روپے تھی جبکہ گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 0.9 ٹریلین روپے تھی۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی واپسی جی ڈی پی کے 2.7 فیصد کے مساوی تھی۔ سرکاری قرض کی واپسی میں، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی قرض پر سودی ادائیگیوں میں 661 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 20ء کی

<sup>23</sup> توقع ہے کہ پاکستان کو مجموعی طور پر 3.6 ارب ڈالر کے قرض سے نجات ملے گی۔ (8 نومبر 2020ء کو اپ ڈیٹ کیا گیا)۔

